

تَذْكِيرُ الْمُسْلِمِينَ بِأَهْمِيَّةِ

الرِّفْقِ وَاللِّينِ

نرمی کی اہمیت

eBook



تَذْكِيرُ الْمُسْلِمِينَ بِأَهْمِيَّةِ

الرَّفْقِ وَاللِّينِ

نرمی کی اہمیت

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب	تذکیر المسلمین بأهمیة الرفق واللین
تالیف	ابو عبد اللہ حمزہ النَّابلی
ناشر اول	دار الامام البخاری، دوہا، قطر
ناشر ثانی	الهدی سبلی کیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن	اول
تعداد	3000
ISBN	978-969-8665-96-8
قیمت	
تاریخ اشاعت	اگست 2016ء

ملنے کے پتے

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan  
فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9  
[alhudapublications.org@gmail.com](mailto:alhudapublications.org@gmail.com)

اسلام آباد

Office # C-23-F, Khayaban-e-jami,  
phase -2 Ext, DHA, Karachi  
فون: +92-21-3580-0038 +92-21-3580-0039  
[salesoffice.khi@gmail.com](mailto:salesoffice.khi@gmail.com)

کراچی

PO Box 2256 Keller TX 76244  
فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918  
[www.alhudaonlinebooks.com](http://www.alhudaonlinebooks.com)

امریکہ

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada  
فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679  
[www.alhudainstitute.ca](http://www.alhudainstitute.ca)

کینیڈا

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,  
Essex RM6 4AJ London U.K.  
فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096  
[alhudauk.info@gmail.com](mailto:alhudauk.info@gmail.com)  
[alhudaproducts.uk@gmail.com](mailto:alhudaproducts.uk@gmail.com)

برطانیہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو خوب صورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نکال لی جاتی ہے اسے بد صورت بنا دیتی ہے۔“

امام ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ زمانہ نرمی، صبر اور حکمت کا زمانہ ہے اور سختی کا زمانہ نہیں ہے۔

اکثر لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہوئے جہالت اور غفلت میں ہیں لہذا صبر کے بغیر کوئی چارہ نہیں، نرمی کے بغیر کوئی چارہ نہیں تاکہ دعوت دین (کو عروج) مل سکے، لوگوں کو تبلیغ کر دی جائے، اور وہ جان لیں۔ ہم اللہ سے سب کے لیے ہدایت کا سوال کرتے ہیں!

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) رواه مسلم (۲۵۹۴) من حديث عائشة رضي الله عنها

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ بَازٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((هَذَا الْعَصْرُ عَصْرُ الرَّفْقِ وَالصَّبْرِ وَالْحِكْمَةِ، وَلَيْسَ عَصْرُ الشَّدَّةِ.

النَّاسُ أَكْثَرُهُمْ فِي جَهْلٍ، فِي غَفْلَةٍ، إِيثَارًا لِلدُّنْيَا، فَلَا بُدَّ مِنَ الصَّبْرِ، وَلَا بُدَّ مِنَ الرَّفْقِ حَتَّى تَصِلَ الدَّعْوَةُ، وَحَتَّى يُبَلِّغَ النَّاسُ، وَحَتَّى يَعْلَمُوا، وَنَسْأَلُ اللَّهَ لِلْحَمِيعِ الْهُدَايَةَ)).

مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (۸۸/۹)

## مُقَدِّمَةٌ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ  
يُضِلِّهِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ.

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﷺ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ  
مُسْلِمُونَ﴾ [ال عمران: ١٠٢]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ  
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا  
اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ  
رَقِيبًا﴾ [النساء: ١]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ  
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ  
فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ٧٠-٧١]

## مقدمہ

بے شک سب تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے ہم مدد مانگتے  
ہیں اور اسی سے ہم بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی  
برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور  
جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک  
نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ﷺ  
ہیں۔

﴿اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں ہرگز نہ  
موت آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو﴾۔

﴿اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا  
جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کا  
واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی (ڈرو)، بے شک اللہ  
تم پر نگہبان ہے﴾۔

﴿اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمہارے لیے  
تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور  
اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی﴾۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

إِنَّ مِنَ الْخِصَالِ الْحَمِيدَةِ وَالْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ الَّتِي كَانَتْ تَحُلِّي بِهَا الْأَنْبِيَاءُ وَيَتَّصِفُ بِهَا مَنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقَهُمْ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ الْآتِقِيَاءِ هِيَ صِفَةُ ((الرِّفْقِ)) (١)

لِمَاذَا أَيُّهَا الْأَجِبَةُ الْكَرَامُ؟!  
لِأَنَّ هَذِهِ الصِّفَةَ الْجَلِيلَةَ يُحِبُّهَا الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا، وَيُحِبُّ مَنْ يَتَّصِفُ بِهَا مِنْ عِبَادِهِ.

(١) يقول الحافظ ابن حجر رحمه الله: ((الرفق بكسر الراء وسكون الفاء بعدها قاف، هو: لين الجانب بالقول والفعل والاختصاص بالسهل وهو ضد العنف)). فتح الباري (٤٤٩/١٠).  
يقول الامام سفيان الثوري رحمه الله: ((الرفق هو: ان تضع الامور مواضعها، الشدة في موضعها، واللين في موضعه، والسيف في موضعه، والسوط في موضعه)). فيض القدير (٥٦/٤)

حمد وصلاة کے بعد:

پس بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے برے کام دین میں نئی ایجادات ہیں، ہر نئی ایجاد بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔

بے شک جن اچھی صفات اور اخلاق کریمہ سے انبیا آراستہ تھے اور ان کے بعد آنے والے علماء ان سے متصف تھے، اہل اصلاح اور متقی لوگوں میں سے جو ان کے طریقے پر چلے، وہ نرمی کی صفت ہے۔

اے معزز دوستو ایسا کیوں ہے!؟

اس لیے کہ یہ وہ عظیم صفت ہے جسے اللہ الباری جل و علا پسند کرتا ہے، اور وہ اپنے ان بندوں سے بھی محبت کرتا ہے جو اس (صفت) سے متصف ہوتے ہیں۔

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ الْقَيْمِ رَحِمَهُ اللَّهُ:

وَهُوَ الرَّفِيقُ يُحِبُّ أَهْلَ الرَّفِقِ

بَلْ يُعْطِيهِمْ بِالرَّفِقِ فَوْقَ أَمَانٍ (۱).

يَقُولُ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَمِنْ أَسْمَائِهِ (الرَّفِيقُ) فِي أَعْمَالِهِ وَشَرْعِهِ، وَقَدْ أُخِذَ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ: (إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرَّفِقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ..)) (۲) (۳).

يَقُولُ الْإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ مَعْنَاهُ: لَيْسَ بِعَجُولٍ، وَإِنَّمَا يَعْجَلُ مَنْ يَخَافُ الْفُوتَ، فَأَمَّا مَنْ كَانَتْ الْأَشْيَاءُ فِي قَبْضَتِهِ وَمُلْكِهِ فَلَيْسَ يَعْجَلُ فِيهَا، وَأَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يُحِبُّ الرَّفِقَ) أَيُّ يُحِبُّ تَرْكَ الْعَجَلَةِ فِي الْأَعْمَالِ وَالْأُمُورِ)) (۴).

(۱) الكافية الشافية في الانتصار للفرقة الناجية (۲/۲۹۲).

(۲) رواه البخاري (۶۵۲۸)، ومسلم (۲۵۹۳) واللفظ له من حديث عائشة رضي الله عنها.

(۳) الحق الواضح المبين (ص ۶۳)

(۴) الاسماء والصفات (۱/۹۵)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اور وہ بہت نرمی کرنے والا نرمی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

بلکہ نرمی کی وجہ سے وہ انہیں ان کی آرزوؤں سے زیادہ دیتا ہے

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور اللہ کے ناموں میں سے ایک ”الرفیق“ ہے، وہ اپنے افعال اور شریعت میں نرمی کرتا ہے۔ یہ نام آپ ﷺ کی (اس) صحیح حدیث سے لیا گیا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ بہت نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی بنا پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا“۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کا یہ فرمان: (بے شک اللہ تعالیٰ بہت نرمی کرنے والا ہے) کا معنی یہ ہے کہ اللہ جلد باز نہیں۔ جلد بازی تو صرف وہ شخص کرتا ہے جو کسی کام کے چھوٹ جانے سے ڈرتا ہو لیکن وہ ذات جس کے قبضہ اور بادشاہی میں تمام چیزیں ہوں وہ ان میں جلد بازی نہیں کرتا۔ جہاں تک آپ ﷺ کے اس ارشاد کا تعلق ہے: (کہ وہ نرمی کو پسند فرماتا ہے) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعمال اور معاملات میں جلد بازی کو ترک کرنے کو پسند کرتا ہے۔

أَيُّهَا الْفَاضِلُ، إِنَّ مِمَّا يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ التَّخَلُّقُ بِهَذِهِ  
 الصِّفَةِ الْكَرِيمَةِ وَالتَّحَلِّيُ بِهَذَا الْخُلُقِ الرَّفِيعِ؛ لِمَا يَتَرْتَّبُ عَلَى  
 ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ كَبِيرٍ وَخَيْرٍ كَثِيرٍ يَعُودُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ.  
 يَقُولُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((الْوَجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ لُزُومُ الرَّفْقِ  
 فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَتَرْكُ الْعَجَلَةِ وَالْخِيفَةِ فِيهَا، إِذِ اللَّهُ تَعَالَى يُحِبُّ  
 الرَّفْقَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَمَنْ مَنَعَ الرَّفْقَ مَنَعَ الْخَيْرَ كَمَا أَنَّ مَنْ  
 أُعْطِيَ الرَّفْقَ أُعْطِيَ الْخَيْرَ، وَلَا يَكَادُ الْمَرْءُ يَتِمَكَّنُ مِنْ بُغْيَتِهِ فِي  
 سُلُوكِ قَصْدِهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ عَلَى حَسَبِ الَّذِي يُحِبُّ إِلَّا  
 بِمُقَارَنَةِ الرَّفْقِ، وَمُفَارَقَةِ الْعَجَلَةِ)) (۱).

فَمَنْ لَمْ يَتَّصِفْ بِالرَّفْقِ - أَيُّهَا الْأَحِبَّةُ وَالْإِخْوَانُ - وَتَحَلَّى بِضِدِّهِ!  
 مِنَ الْعُنْفِ وَالشَّدَّةِ! فِي جَمِيعِ الْأَحْيَانِ! فَقَدْ وَقَعَ فِي الْخُسْرَانِ!  
 وَبَاءَ بِالْحَرْمَانِ! فَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
 النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرَّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)) (۲).

(۱) روضة العقلاء (ص ۲۱۵) . (۲) رواه مسلم (۲۵۹۲).

اے محترم بھائیو! بے شک وہ کام جو ہر مسلمان پر واجب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ  
 وہ اس صفت کریمہ سے مزین اور اس بلند اخلاق سے آراستہ ہو کیونکہ ایسا کرنے سے اسلام  
 اور مسلمانوں پر بہت بڑا فضل اور بکثرت بھلائی مرتب ہو کر لوٹتی ہے۔

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: عقل مند پر واجب ہے کہ وہ تمام کاموں میں نرمی کو لازم کرے  
 اور ان میں جلد بازی اور دھیمے پن (کم عقلی) کو چھوڑ دے، جبکہ اللہ تعالیٰ تمام کاموں میں  
 نرمی کو پسند کرتا ہے۔ جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا، جیسا کہ جسے  
 نرمی عطا کی گئی اسے ہر بھلائی عطا کی گئی۔ قریب نہیں کہ کوئی شخص اپنے مقصد کے راستے  
 میں ایک نقطہ نظر کے ساتھ چیزوں میں سے کوئی چیز اپنی پسند کے مطابق پانے پر قادر  
 ہو، سوائے نرمی کو اپنانے اور جلد بازی کو چھوڑنے کے۔

تو جس میں نرمی کی صفت نہیں ہوتی، اے پیارو اور بھائیو! اور اس کے برعکس جو ہر وقت سختی  
 اور شدت سے آراستہ ہوتا ہے! تو وہ گھائے میں پڑ گیا! وہ محرومی کے ساتھ لوٹا! پس جریر بن  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم کر دیا جائے، وہ  
 ہر بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔



يَقُولُ الشَّيْخُ ابْنُ عُثَيْمِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((يَعْنَى أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا حُرِمَ الرَّفْقَ فِي الْأُمُورِ فِيمَا يَتَصَرَّفُ فِيهِ لِنَفْسِهِ، وَفِيمَا يَتَصَرَّفُ فِيهِ مَعَ غَيْرِهِ، فَإِنَّهُ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ أَى فِيمَا تَصَرَّفَ فِيهِ، فَإِذَا تَصَرَّفَ الْإِنْسَانُ بِالْعُنْفِ وَالشَّدَةِ، فَإِنَّهُ يُحْرَمُ الْخَيْرَ فِيمَا فَعَلَ وَهَذَا شَيْءٌ مُجَرَّبٌ وَمُشَاهَدٌ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا صَارَ يَتَعَامَلُ بِالْعُنْفِ وَالشَّدَةِ؛ فَإِنَّهُ يُحْرَمُ الْخَيْرَ وَلَا يَنَالُ الْخَيْرَ، وَإِذَا كَانَ يَتَعَامَلُ بِالرَّفْقِ وَالْحِلْمِ وَالْإِنَاةِ وَسَعَةِ الصَّدْرِ؛ حَصَلَ عَلَى خَيْرٍ كَثِيرٍ، وَعَلَى هَذَا فَيَنْبَغِي لِلْإِنْسَانِ الَّذِي يُرِيدُ الْخَيْرَ أَنْ يَكُونَ دَائِمًا رَفِيقًا حَتَّى يَنَالَ الْخَيْرَ)) (۱)

وَلَا هَمِّيَّةَ هَذَا الْمَوْضُوعِ أَحَبِّتُ فِي هَذَا الْكُتَيْبِ - أَيُّهَا الْكِرَامُ أَنْ أَذْكَرَ نَفْسِي وَإِيَّاكُمْ بِأَهَمِّ الْمَوَاطِنِ وَالْمَوَاقِفِ الَّتِي يَنْبَغِي عَلَيْنَا أَنْ نَتَحَلَّى فِيهَا بِالرَّفْقِ وَاللِّينِ، سَائِلًا الْبَارِيَّ جَلَّ وَعَلَا أَنْ يَرْزُقَنَا وَإِيَّاكُمْ مَحَاسِنَ الْأَخْلَاقِ وَمِنْ ذَلِكَ الرَّفْقُ وَالرَّحْمَةُ، وَيُبْعِدَ عَنَّا مَسَاوِئَهَا وَمِنْ ذَلِكَ الْغَضَبُ وَالْعَجَلَةُ، فَهُوَ سُبْحَانَهُ وَلِيُّ ذَلِكَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

(۱) شرح رياض الصالحين (۵۹۲/۳)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی جب انسان ان کاموں میں نرمی سے محروم کر دیا جائے جو وہ اپنے لیے انجام دیتا ہے اور جو وہ دوسروں کے ساتھ انجام دیتا ہے تو وہ ان تمام کاموں میں بھلائیوں سے محروم کر دیا جاتا ہے جن کو وہ انجام دیتا ہے چنانچہ جب انسان سختی اور شدت کے ساتھ کام کو انجام دے گا تو وہ جو بھی کام کرے گا یقیناً اس میں بھلائی سے محروم کر دیا جائے گا۔ یہ چیزیں تجربہ شدہ اور مشاہدہ کی گئی ہیں کہ انسان جب سختی اور شدت کے ساتھ معاملہ کرتا ہے تو وہ ضرور بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے اور بھلائی کو حاصل نہیں کر پاتا اور جب وہ نرمی، بردباری، تحمل، صبر اور فراخ دلی سے کام لیتا ہے تو وہ بہت ساری بھلائیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اس بنا پر جو انسان بھلائی چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ہمیشہ نرمی کرے یہاں تک کہ وہ بھلائی کو حاصل کر لے۔

اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر، اے معزز بھائیو! میں نے یہ پسند کیا کہ میں اس چھوٹے سے کتابچے میں خود کو اور آپ کو ان اہم مقامات اور جگہوں کی یاد دلاؤں جن میں ہمیں چاہیے کہ ہم شفقت و نرمی کے ساتھ آراستہ ہوں۔ اللہ الباری جل و علا سے یہ سوال کرتے ہوئے کہ وہ ہمیں اور آپ کو بہترین اخلاق نرمی اور رحمت کرنا عطا فرمائے! اور وہ ہم سے برے اخلاق غصہ اور جلد بازی کو دور کر دے۔ اللہ سبحانہ ہی اس کا مالک اور وہی ارحم الراحمین ہے۔

أَهْمُ الْمَوَاطِنِ وَالْمَوَاقِفِ الَّتِي يَنْبَغِي أَنْ نَتَحَلَّى فِيهَا  
بِالرَّفْقِ وَاللِّينِ

وہ اہم جگہیں اور مقامات جن میں ہمیں چاہیے کہ ہم شفقت اور نرمی کے  
ساتھ آراستہ ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## الرَّفِيقُ وَاللَّيْنُ عِنْدَ الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

إِنَّ دَعْوَةَ النَّاسِ إِلَيْهَا الْأَفْضَلُ - إِلَى مَا يَنْفَعُهُمْ وَتَحْذِيرُهُمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ هِيَ وَظَيْفَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَطَرِيقُ الْأَصْفِيَاءِ وَسَبِيلُ الْأَتْقِيَاءِ، قَالَ تَعَالَى:

﴿أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

[النحل: ١٢٥]

يَقُولُ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((أَيُّ لَيْكُنْ دُعَاؤُكَ لِلخَلْقِ مُسْلِمِيهِمْ وَكَافِرِيهِمْ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ الْمُسْتَقِيمِ الْمَشْتَمِلِ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ ﴿بِالْحِكْمَةِ﴾ أَيُّ: كُلُّ أَحَدٍ عَلَى حَسَبِ حَالِهِ وَفَهْمِهِ وَقَبُولِهِ وَانْقِيَادِهِ.

وَمِنَ الْحِكْمَةِ الدَّعْوَةُ بِالْعِلْمِ لَا بِالْجَهْلِ وَالْبِدَاءُ بِالْأَهَمِّ فَالْأَهَمِّ، وَبِالْأَقْرَبِ إِلَى الْأَذْهَانِ وَالْفَهْمِ، وَبِمَا يَكُونُ قَبُولُهُ أَيْ، وَبِالرَّفِيقِ وَاللَّيْنِ، فَإِنَّ انْقَادَ بِالْحِكْمَةِ، وَإِلَّا فَيَسْتَقِلُّ مَعَهُ بِالْدَّعْوَةِ بِالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَهُوَ الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ الْمَقْرُونُ بِالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ. إِمَّا بِمَا تَشْتَمِلُ عَلَيْهِ الْأَوَامِرُ مِنَ الْمَصَالِحِ وَتَعْدَادِهَا، وَالنَّوَاهِي مِنَ الْمَضَارِّ وَتَعْدَادِهَا، وَإِمَّا بِذِكْرِ الْكِرَامِ مَنْ قَامَ بِدِينِ اللَّهِ

## اللہ جل وعلا کی طرف دعوت دیتے وقت شفقت اور نرمی کرنا

بے شک لوگوں کو دعوت دینا، اے معزز بھائیو! اس چیز کی جس سے ان کو فائدہ ہو اور اس چیز سے ڈرانا جس سے ان کو دنیا و آخرت میں نقصان ہو، حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ، یہ انبیاء کا کام، منتخب لوگوں کا طریقہ اور پرہیزگاروں کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلائیے۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی تمہاری دعوت تمام مخلوق کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، تمہارے رب کے سیدھے راستے کی طرف علم نافع اور عمل صالح پر مشتمل ہونی چاہیے۔ ﴿بِالْحِكْمَةِ﴾ حکمت کے ساتھ یعنی ہر ایک کو اس کے حال، فہم اور اس کے اندر قبولیت اور اطاعت کے مادے کے مطابق ہو۔

حکمت یہ ہے کہ دعوت جہالت کی بجائے علم کے ذریعہ دی جائے اور سب سے اہم چیز سے ابتدا کی جائے، (ایسے طریقے سے دی جائے) جو عقل اور فہم میں قریب ہو اور ایسے نرم اور شفقت بھرے طریقے سے دعوت دی جائے کہ اُسے مکمل طور پر قبول کر لیا جائے۔ اگر وہ حکمت کے ساتھ اس کے عیوب و محاسن بتائے پھر اچھی نصیحت کے ذریعے دعوت دینے کی طرف منتقل ہو جائے مراد وہ امر و نہی ہے جو ترغیب و ترہیب کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

یا تو وہ ان بے پناہ مصلحتوں کا ذکر کرے جن پر اوامر مشتمل ہیں اور ان بے پناہ نقصانات کو بیان کرے (جو نواہی میں پنہاں ہیں)، یا ان لوگوں کی اللہ کے ہاں تکریم کو بیان کرے جنہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا

وَاهَانَةٌ مَنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ.

وَأَمَّا بِذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلظَّالِمِينَ مِنَ الثَّوَابِ الْعَاجِلِ وَالْآجِلِ  
وَمَا أَعَدَّ لِلْعَاصِينَ مِنَ الْعِقَابِ الْعَاجِلِ وَالْآجِلِ)) (۱)

إِنَّ مِنْ أَهَمِّ مَا يَجِبُ عَلَى حَامِلِ لُؤَاءِ الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ  
يُخْلِصَ فِي عَمَلِهِ لِلْبَارِي سُبْحَانَهُ، وَأَنْ يَحْذَرَ أَشَدَّ الْحَذَرِ مِنَ  
الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَكُلِّ مَا يُفْسِدُ الْعَمَلَ! وَأَنْ يَتَزَوَّدَ دَائِمًا بِالْعِلْمِ  
الشَّرْعِيِّ النَّافِعِ الَّذِي هُوَ عُدَّتُهُ فِي نَشْرِ الْخَيْرِ، وَعَلَيْهِ - أَيُّهَا الْكِرَامُ  
أَنْ يَتَحَلَّى عِنْدَ دَعْوَتِهِ النَّاسَ بِالرِّفْقِ وَلَيْنِ الْجَانِبِ، وَأَنْ يَتَّبِعَ عَنِ  
التَّنْفِيرِ وَالشَّدَّةِ مَا لَمْ تَدْعُ الْحَاجَةُ إِلَى ذَلِكَ! لِأَنَّ هَذَا هُوَ سَبِيلُ  
مَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ.

(۱) تفسیر السعدی (ص ۴۵۲).

اور ان لوگوں کی اہانت کا ذکر کرے جنہوں نے اسے قائم نہیں کیا۔

یا اس دنیاوی و اخروی ثواب کا ذکر کرے جو اللہ نے اپنے اطاعت گزار بندوں کے لیے  
تیار کر رکھا ہے اور اس دنیاوی و اخروی سزا کا ذکر کرے جو اس نے نافرمانوں کے لیے تیار کی  
ہوئی ہے۔

بے شک سب سے اہم چیز جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے علم بردار پر واجب ہوتی  
ہے وہ یہ کہ وہ اپنے عمل کو اللہ الباری سبحانہ کے لیے خالص کرے، ریاکاری اور خود پسندی  
سے بہت زیادہ بچے، ہر اس چیز سے بچے جو عمل کو فاسد کرتی ہو اور وہ ہمیشہ شرعی اور نافع علم کو  
اپنا زور راہ بنائے، جو بھلائی کی نشرو اشاعت کے سلسلہ میں اس کا سامان اور ہتھیار ہیں۔  
اے معزز بھائیو! لوگوں کو دعوت دیتے وقت شفقت اور نرمی سے اپنے آپ کو آراستہ کر لو اور  
نفرت دلانے اور سختی کرنے سے دور رہو جب تک اس کی اشد ضرورت نہ ہو! کیونکہ یہی اس  
کا راستہ ہے جو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چاہتا ہے۔

يَقُولُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((الرَّفْقُ سَبِيلُ الْأَمْرِ  
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلِهَذَا قِيلَ: لِيَكُنْ أَمْرُكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِكَ عَنِ الْمُنْكَرِ غَيْرَ مُنْكَرٍ)) (١).

وَلَيْتَذَكَرِ الدَّاعِيَ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا دَائِمًا عِنْدَ نَصْحِهِ  
وَتَذَكِيرِهِ لغيرِهِ قَوْلَ نَبِيِّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا  
زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) (٢).

يَقُولُ الْحَافِظُ الْمَنَاوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ إِذَا رَأَى مَنْ  
يُخِلُّ بِوَأَجِبٍ أَوْ يَفْعَلُ مُحَرَّمًا أَنْ يَتَرَفَّقَ فِي إِرْشَادِهِ وَيَتَلَطَّفَ بِهِ))  
٠ (٣)

وَلْيَقْرَأْ سِيرَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَكَيْفَ كَانَ رَفِيقًا وَحَلِيمًا عِنْدَ دَعْوَتِهِ  
وَنُصْحِهِ لِلنَّاسِ، فَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: (بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ  
فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاتَّكَلْتُ (٤) أُمِّيَاهُ (٥))

(١) الامر بالمعروف والنهي عن المنكر لابن تيمية (ص ٢٨).

(٢) رواه مسلم (٢٥٩٤) من حديث عائشة رضي الله عنها.

(٣) فيض القدير (٤٦١/٥)

(٤) المصيبة والفجعة. كشف المشكل من حديث الصحيحين لابن الحوزي (٣٨١/٤).

(٥) فقدان المرأة ولدها. الشرح على صحيح مسلم (٢٠/٥).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: نرمی ہی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا  
راستہ ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کا نیکی کا حکم دینا معروف طریقے سے ہونا چاہیے اور  
برائی سے منع کرنا برائی سے نہیں ہونا چاہیے۔

اور اللہ جل و علا کی طرف دعوت دینے والا دوسروں کو نصیحت اور وعظ کرتے وقت ہمیشہ اپنے  
نبی ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھے: ”نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے خوب صورت بنا دیتی  
ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال لی جاتی ہے اسے بد صورت بنا دیتی ہے۔“

حافظ مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عالم کو چاہیے کہ جب وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو کسی فرض  
میں کوتاہی کر رہا ہے یا کوئی حرام کام کر رہا ہے تو وہ اس کی راہ نمائی کرنے میں نرمی سے کام  
لے اور اس کے ساتھ شفقت سے پیش آئے۔

اور اسے چاہیے کہ اپنے نبی ﷺ کی سیرت کو پڑھے کہ وہ دعوت دیتے وقت اور لوگوں کی  
خیر خواہی کرتے وقت کس قدر نرمی کرنے والے اور بردبار تھے۔ سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی  
اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز  
پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے  
تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ تو میں نے کہا: میری ماں مجھے گم پائے،

مَا شَأْنَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ  
عَلَى أَفْحَادِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يُصِمُّونَنِي<sup>(۱)</sup> لَكِنِّي سَكْتُ، فَلَمَّا صَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَابِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ  
أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي<sup>(۲)</sup>، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي،  
قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ،  
إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ، وَالتَّكْبِيرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ))<sup>(۳)</sup>.

يَقُولُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَهَذَا يُعَلِّمُ الْمُؤَدِّبِينَ كَيْفَ  
يُؤَدِّبُونَ، فَإِنَّ اللَّطْفَ بِالْجَاهِلِ قَبْلَ التَّعْلِيمِ أَنْفَعُ لَهُ مِنَ التَّعْنُفِ،  
ثُمَّ لَا وَجْهَ لِلتَّعْنُفِ لِمَنْ لَا يَعْلَمُ؛ إِنَّمَا يُعْنَفُ مَنْ خَالَفَ مَعَ الْعَلِمِ))<sup>(۴)</sup>.

(۱) ای: یامرونی بالصمت. کشف المشکل من حدیث الصحیحین (۳۸۱/۴).

(۲) ای: ما انتهرنی. الشرح علی صحیح مسلم للنووی (۲۰/۵).

(۳) رواہ مسلم (۵۳۷).

(۴) کشف المشکل من حدیث الصحیحین لابن الحوزی (۳۸۱/۴).

تم سب کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے گھور رہے ہو؟ پھر وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔  
تو جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کر رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں  
خاموش رہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان،  
میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی معلم (سکھانے والا) نہیں دیکھا  
، اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے  
فرمایا: ”بے شک یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی کسی قسم کی گفتگوروانہیں ہے، یہ توبیخ و تکبیر اور  
قرآن کی تلاوت ہے۔“

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ (حدیث) تربیت کرنے والوں کو سکھاتی ہے کہ وہ کیسے  
تربیت کریں۔ بے شک جاہل کو تعلیم دینے سے پہلے اس پر شفقت کرنا اس پر سختی کرنے سے  
زیادہ مفید ہے کیونکہ جس کو علم ہی نہیں اس پر سختی کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں، سختی تو بس اس کے  
ساتھ کی جاتی ہے جو علم کے باوجود مخالفت کرتا ہے۔

وَيَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((فِيهِ بَيَانٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَظِيمِ الْخُلُقِ الَّذِي شَهِدَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِهِ وَرَفُقَهُ بِالْجَاهِلِ وَرَأْفَتُهُ بِأُمَّتِهِ وَشَفَقَتُهُ عَلَيْهِمْ، وَفِيهِ التَّخَلُّقُ بِخُلُقِهِ ﷺ فِي الرَّفْقِ بِالْجَاهِلِ وَحُسْنِ تَعْلِيمِهِ وَاللُّطْفِ بِهِ وَتَقَرُّبِ الصَّوَابِ إِلَيْهِ فَهَمِهِ)) (۱).

وَمِنْ صُورِ رِفْقِ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَنْ يَدْعُوهُمْ - أَيُّهَا الْأَفَاضِلُ - أَنْ يَحْرِصَ دَائِمًا أَنْ يَكُونَ نُصْحُهُ سِرًّا لَا فِي الْعَلَنِ لِمُعَيَّنٍ مِنَ الْمَسْلُومِينَ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ أَرْجَى لِقَبُولِ الْمَنْصُوحِ مِنَ النَّاصِحِ، فَعَدَمُ إِظْهَارِ النَّصْحِ دُونَ مَصْلِحَةٍ رَاجِحَةٍ هُوَ مَنْهَجُ سَلَفِنَا الصَّالِحِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

(۱) الشرح علی صحیح مسلم للنووی (۲۰/۵).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عظیم اخلاق کے اُس درجہ پر (فائز) تھے وہ (درجہ) جس کی گواہی اللہ نے آپ کے حق میں دی۔ آپ ﷺ کا جاہل کے ساتھ نرمی کرنا، اپنی امت کے ساتھ آپ ﷺ کا نرمی سے کام لینا اور ان پر شفقت کرنا، اس میں نبی اللہ ﷺ نے جاہل کے ساتھ نرمی کو اختیار کیا، اس کو اچھے طریقہ سے تعلیم دی، اس کے ساتھ شفقت کی ہے اور صحیح بات کو اس کے فہم کے قریب کیا۔

میرے محترم بھائیو! اللہ جل و علا کی طرف دعوت دینے والا جن لوگوں کو دعوت دیتا ہے ان سے نرمی کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات کا حریص ہو کہ جب اُسے مسلمانوں میں سے کسی خاص مسلمان کو نصیحت کرنی ہو تو وہ تنہائی میں کرے نہ کہ سب کے سامنے کیونکہ یہ چیز اس بات کی زیادہ امید دلاتی ہے کہ جسے نصیحت کی جا رہی ہے وہ نصیحت کرنے والے کی بات قبول کر لے گا۔ پس کسی راجح مصلحت کے بغیر سب لوگوں کے سامنے نصیحت نہ کرنا ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا طریقہ رہا ہے۔

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ رَجَبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَكَانَ السَّلْفُ إِذَا أَرَادُوا  
نَصِيحَةَ أَحَدٍ وَعَظُوهُ سِرًّا)) (۱).

فَاللَّهُ اللَّهُ يَا مَنْ رَفَعْتَ شِعَارَ الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا  
بِالإِخْلَاصِ فِي عَمَلِكَ لِلَّهِ وَحَدَهُ سُبْحَانَهُ، وَبِالْحِكْمَةِ وَالرِّفْقِ  
بِالْآخِرِينَ خَاصَّةً فِي زَمَانِنَا هَذَا الَّذِي كَثُرَتْ فِيهِ الْفِتْنُ، وَازْدَادَتْ  
عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْمَحَنُ، وَتَكَالَبَ فِيهِ الْأَعْدَاءُ عَلَى أُمَّةِ سَيِّدِ  
الْأَنْبِيَاءِ، وَانْتَشَرَ فِيهِ الْجَهْلُ وَالْبِدْعُ وَالْمُنْكَرَاتُ! وَقَالَ فِيهِ الْعِلْمُ  
وَالسَّعْيُ إِلَى الْخَيْرَاتِ.

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ بَازٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((هَذَا الْعَصْرُ عَصْرُ الرِّفْقِ  
وَالصَّبْرِ وَالْحِكْمَةِ، وَكَانَ عَصْرُ الشَّدَّةِ.

النَّاسُ أَكْثَرُهُمْ فِي جَهْلٍ، فِي غَفْلَةٍ، إِثَارًا لِلدُّنْيَا، فَلَا بُدَّ مِنَ  
الصَّبْرِ، وَلَا بُدَّ مِنَ الرِّفْقِ حَتَّى تَصِلَ الدَّعْوَةُ، وَحَتَّى يُبَلِّغَ النَّاسُ  
وَحَتَّى يَعْلَمُوا، وَنَسَأَلُ اللَّهَ لِلْجَمِيعِ الْهُدَايَةَ)) (۲).

(۱) جامع العلوم والحكم (ص ۸۲).

(۲) مجموع الفتاوى الشيخ ابن باز (۸۸/۹).

امام ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلف صالحین جب کسی آدمی کو نصیحت کرنا چاہتے تو اسے  
تنہائی میں وعظ کرتے تھے۔

تو اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اے وہ انسان جو دعوت الی اللہ جل و علا کے شعار کو بلند کیے  
ہوئے ہو، تم اپنے عمل کو اکیلے اللہ سبحانہ کے لیے خالص رکھنا! دوسروں کے ساتھ حکمت  
اور نرمی سے کام لینا! خاص طور پر ہمارے اس زمانہ میں، جس میں فتنے بہت زیادہ ہو چکے  
ہیں، مسلمانوں پر مصیبتیں بڑھ چکی ہیں، دشمن سید الانبیاء کی امت پر تل کر حملہ آور ہو چکے ہیں  
اور جہالت، بدعات اور برائیوں کی نشر و اشاعت ہو چکی ہے جبکہ علم اور نیکیوں کی طرف  
کوشش کم ہو چکی ہے۔

امام ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ زمانہ نرمی، صبر اور حکمت کا زمانہ ہے، سختی کا زمانہ نہیں۔  
لوگوں کی اکثریت دنیا کو جہالت اور غفلت میں ترجیح دیتی ہے لہذا نہ تو صبر کے بغیر کوئی چارہ  
اور نہ ہی نرمی کے بغیر تاکہ دین کی دعوت کا کام جاری رہ سکے، لوگوں کو تبلیغ کر دی جائے اور  
وہ جان لیں۔ ہم اللہ سے سب کے لیے ہدایت کا سوال کرتے ہیں!



## الرِّفْقُ وَاللِّينُ بِالْوَالِدَيْنِ (۱)

إِنَّ اللَّهَ جَلٌّ وَعَلَا أَمَرَ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (۲) وَطَاعَتِهِمَا فِي غَيْرِ مَعْصِيَتِهِ،  
وَأَوْصَى بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمَا وَإِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ، قَالَ تَعَالَى:  
﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ  
بِئِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا جِإِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأُنَبِّئُكُم  
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [العنكبوت: ۸].

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ كَثِيرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَمَعَ هَذِهِ الْوَصِيَّةِ بِالرِّفْقَةِ  
وَالرَّحْمَةِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمَا، فِي مُقَابَلَةِ إِحْسَانِهِمَا الْمُتَقَدِّمِ، قَالَ:  
﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا  
تُطِعْهُمَا﴾ [العنكبوت: ۸].

أَيُّ: وَإِنْ حَرَصَا عَلَيْكَ أَنْ تُتَابِعَهُمَا عَلَىٰ دِينِهِمَا إِذَا كَانَا مُشْرِكَيْنِ،  
فَأَيَّاكَ وَإِيَّاهُمَا، لَا تُطِعْهُمَا فِي ذَلِكَ، فَإِنَّ مَرْجِعَكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ، فَاجْزِيكَ بِإِحْسَانِكَ إِلَيْهِمَا، وَصَبْرِكَ عَلَىٰ دِينِكَ،

(۱) يقول الشيخ ابن عثيمين رحمه الله: ((والوالدان هما الاب والام، والواجب على الانسان ان يبرهما، وان يخدمهما بقدر ما يستطيع، وان يعطيها الا ما فيه ضرر او معصية لله جل وعلا فانه لا يطيعهما)) شرح رياض الصالحين (۶/۱۹۰).  
(۲) يقول النووي رحمه الله: ((واما بر الوالدين فهو الاحسان اليهما، وفعل الجميل معهما، وفعل ما يسرهما)). الشرح على صحيح مسلم (۲/۷۶).

## والدين کے ساتھ شفقت اور نرمی کرنا

بے شک اللہ جل وعلانی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے بشرطیکہ اللہ کی نافرمانی کا کام نہ ہو۔ ان دونوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی ہے خواہ وہ دونوں مشرک ہی ہوں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کے بارے میں تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کا کہنا مت مان! تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کیا کرتے تھے﴾۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: والدین کے سابقہ احسان کے مقابلہ میں ان کے ساتھ شفقت و رحمت اور احسان کی وصیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی تاکید کی ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کے بارے میں تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کا کہنا مت مان﴾۔

یعنی جب والدین مشرک ہوں اور ان دونوں کی خواہش ہو کہ تم ان دونوں کے دین کی پیروی کرو تو ایسی صورت میں خود کو بھی بچاؤ اور ان دونوں کو بھی بچاؤ۔ اس سلسلہ میں ان دونوں کی بات نہ مانو کیونکہ تم سب کو قیامت کے دن میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے چنانچہ میں ان دونوں کے ساتھ تمہارے حسن سلوک اور تمہارے صبر کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہنے کی تمہیں جزا دوں گا۔

وَاحْشُرَكَ مَعَ الصَّالِحِينَ لَا فِي زُمْرَةِ وَالِدَيْكَ، وَإِنْ كُنْتَ أَقْرَبَ  
النَّاسِ إِلَيْهِمَا فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْمَرْءَ إِنَّمَا يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ  
أَحَبَّ (۱)، (أَيُّ: حُبًّا دِينِيًّا) (۲)۔

وَحَدَّرَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَشَدَّ الْحَذَرِ مِنَ الْإِسَاءَةِ لَهُمَا؛ لِأَنَّ  
ذَلِكَ مِنْ كِبَائِرِ الذُّنُوبِ وَهُوَ مَعْصِيَةٌ لِعَلَامِ الْغُيُوبِ۔

فَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ الشَّقْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ، ثَلَاثًا؟: الْإِشْرَاكُ  
بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ))،  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَكِنًا فَجَلَسَ. فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا:  
لَيْتَهُ سَكَّتَ (۳)۔

(۱) یشیر الی حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال: ((جاء رجل الى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، كيف تقول في رجل أحب قومًا، ولم يلحق بهم؟ فقال النبي ﷺ: ((المرء مع من أحب)). رواه البخاری (۶۱۶۹)، ومسلم (۲۶۴۰) واللفظ له.

(۲) تفسیر ابن کثیر (۴۰۶/۳)۔

(۳) رواه البخاری (۶۵۲۱) ومسلم (۸۷) واللفظ له.

تمہیں تمہارے والدین کی جماعت میں نہیں بلکہ نیک لوگوں کی جماعت میں اکٹھا کروں گا  
اگرچہ تم دنیا میں سب سے زیادہ لوگوں میں سے اپنے والدین ہی کے قریب تھے لیکن  
قیامت کے دن آدمی کو اس شخص کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس کے ساتھ اس نے محبت کی  
ہوگی یعنی دینی محبت۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان دونوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے سے بہت سختی کے ساتھ ڈرایا ہے  
کیونکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور علام الغیوب کی نافرمانی ہے۔

سیدنا ابو بکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے  
بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین بار (یہ فرمایا) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی  
کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا“۔ رسول اللہ ﷺ (پہلے) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے  
تھے پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور اس بات کو مسلسل دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے (دل  
میں) کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى الْأَمْرِ  
بِبِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَنَّ عُقُوقَهُمَا حَرَامٌ مِّنَ الْكَبَائِرِ)) (۱).

حَتَّىٰ وَلَوْ كَانَتِ الْأَذْيَةُ بِكَلِمَةٍ يَّسِيرَةٍ! قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَلَا تَقُلْ  
لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ [الاسراء: ۲۳].

يَقُولُ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ:

((﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾: وَهَذَا أَدْنَىٰ مَرَاتِبِ الْأَذْيِ، نَبَّهَ بِهِ عَلَىٰ  
مَا سِوَاهُ، وَالْمَعْنَىٰ لَا تُؤْذِهِمَا أَدْنَىٰ أَدْيَةٍ.

﴿وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾ أَي: تَزْجُرُهُمَا، وَتَتَكَلَّمُ كَلَامًا مَّا حَشِنًا.

﴿وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾: بِلَفْظٍ يُجَبِّانِهِ، وَتَأْدِبٍ، وَتَلَطُّفٍ  
بِكَلَامٍ لَيِّنٍ حَسَنٍ يُلَدُّ عَلَىٰ قُلُوبِهِمَا، وَتَطْمَئِنُّ بِهِ نُفُوسُهُمَا)) (۲).

فِيهَا أَيُّهَا الْإِبْنَاءُ! وَيَا أَيُّهَا الْبَنَاتُ عَلَيْكُمْ - سَدَّدَ كُمْ اللَّهُ -  
أَنْ تَبْرُوا وَتُحْسِنُوا وَتَرَافُوا بِمَنْ بَدَلَ فِي تَرْبِيَتِكُمُ الْأَوْقَاتِ،  
وَتَحْمَلِ الصَّعَابَ وَالْمُشَقَّاتِ، وَسَهَرُوا وَتَعْبُوا عَلَىٰ تَلْبِيَةِ مَا كَانَ  
يَلْزَمُكُمْ مِنْ حَاجِيَاتٍ.

(۱) الشرح على صحيح مسلم (۱۰۴/۱۶).

(۲) تفسير السعدي (ص ۴۵۶).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے حکم پر تمام علماء کا  
اجماع ہے اور یہ کہ ان دونوں کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے حرام کام ہے۔

خواہ یہ چھوٹی سی بات کے ساتھ ہی ایذا پہنچانا کیوں نہ ہو! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿تَوْتَم  
ان دونوں کو ”أف“ بھی مت کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان دونوں سے بہت عزت والی بات  
کرو﴾۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ یہ (أف کہنا) تکلیف پہنچانے کا  
سب سے ادنیٰ درجہ ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اس کے علاوہ (تکلیف) کے متعلق تنبیہ کی  
ہے جبکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کو ادنیٰ سی تکلیف بھی نہ پہنچاؤ۔

﴿وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾ یعنی: ان دونوں کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو! اور ان سے سختی کے ساتھ بات نہ  
کرو۔

﴿وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ ایسے لفظ کے ساتھ جسے وہ دونوں پسند کرتے ہوں، ادب،  
شفقت، اچھے اور نرم کلام کے ذریعے (بات کرو)، جو ان دونوں کے دلوں کو خوشگوار لگے اور  
جس سے ان دونوں کے نفس مطمئن ہوں۔

تو اے بیٹو اور اے بیٹیو! اللہ تمہیں سیدھے راستے پر چلائے، تم پر لازم ہے کہ تم حسن سلوک  
کرو، بھلائی سے پیش آؤ اور ان ہستیوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ جنہوں نے تمہاری  
تربیت میں تمام اوقات خرچ کر ڈالے، انہوں نے صعوبتوں اور مشقتوں کو برداشت کیا، وہ  
راتوں کو جاگتے رہے اور تمہاری لازمی ضروریات کی چیزوں کو مہیا کرنے میں تھکے۔

يَقُولُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((بِرُّهُمَا يَكُونُ بِطَاعَتِهِمَا فِيمَا يَأْمُرَانِ بِهِ مَا لَمْ يَكُنْ بِمَحْظُورٍ، وَتَقْدِيمِ أَمْرِهِمَا عَلَى فِعْلِ النَّافِلَةِ، وَالْإِجْتِنَابِ لِمَا نَهَيَا عَنْهُ، وَالْإِنْفَاقِ عَلَيْهِمَا، وَالتَّوَخُّحِ لِشَهْوَاتِهِمَا، وَالْمُبَالَغَةِ فِي خِدْمَتِهِمَا، وَاسْتِعْمَالِ الْأَدَبِ وَالْهَيْبَةِ لَهُمَا، فَلَا يَرْفَعُ الْوَلَدُ صَوْتَهُ وَلَا يَحْدِقُ إِلَيْهِمَا، وَلَا يَدْعُوهُمَا بِأَسْمِهِمَا، وَيَمْسِي وَرَاءَهُمَا، وَيَصْبِرُ عَلَى مَا يَكْرَهُ مِمَّا يَصْدُرُ مِنْهُمَا)) (۱).

وَاعْلَمُوا - وَفَقَّكُمْ اللَّهُ - أَنَّكُمْ مَهْمَا اجْتَهَدْتُمْ فِي بَرِّهِمْ وَخِدْمَتِهِمْ، فَلَمْ وَلَنْ تَقْدِرُوا عَلَى رَدِّ مَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ فَضْلِ وَإِحْسَانٍ.

يَقُولُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَلْيَعْلَمِ الْبَارُّ بِالْوَالِدَيْنِ أَنَّهُ مَهْمَا بَالِغَ فِي بَرِّهِمَا لَمْ يَفِ بِشُكْرِهِمَا)) (۲).

فَلْيَحْرِصِ الْمُسْلِمُ أَشَدَّ الْحَرِصِ عَلَى نَفْعِ وَالِدَيْهِ مَا دَامَا عَلَى قَيْدِ الْحَيَاةِ، خَاصَّةً فِي أُمُورِ دِينِهِمْ، وَذَلِكَ بِيَدْلِ النَّصِيحِ لَهُمَا مَعَ الرَّافَةِ وَاللِّينِ، وَلْيَكْثُرْ مِنَ الدُّعَاءِ لَهُمَا حَتَّى بَعْدَ مَمَاتِهِمَا إِنْ كَانَا

(۱) بر الوالدین (ص ۲).

(۲) بر الوالدین (ص ۱).

امام ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک ان دونوں کی اطاعت کے ذریعے ہوگا، جس کا وہ دونوں حکم دیں جب تک کہ وہ چیز ممنوع نہ ہو۔ نقلی کام پر ان دونوں کے حکم کو مقدم رکھنا ہے۔ اس چیز سے بچنا ہے جس سے وہ دونوں روک دیں۔ ان دونوں پر خرچ کرنا اور ان دونوں کی خواہشات کا خیال رکھنا ہے۔ ان دونوں کی بہت زیادہ خدمت کرنا اور ان دونوں کے ادب اور احترام کا لحاظ رکھنا ہے۔ پس بیٹا اپنی آواز کو اونچا نہ کرے اور ان کو گھور کر نہ دیکھے، انہیں ان کے نام سے نہ بلائے، ان دونوں کے پیچھے چلے اور ان ناپسندیدہ کاموں پر صبر کرے جو ان دونوں سے سرزد ہوں۔

جان لو! اللہ تمہیں توفیق دے! کہ تم جتنا بھی ان سے حسن سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے میں کوشش کرو تو تم کبھی بھی ان کا عوض دینے کی طاقت نہیں رکھ سکتے جو ان کی طرف سے مہربانی اور احسان ہو چکا ہے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک میں جتنا بھی مبالغہ کرے وہ ان دونوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کو فائدہ پہنچانے پر شدید حریص ہو جب تک وہ دونوں زندہ ہوں۔ خاص طور پر ان کے دینی کاموں میں۔ اس طرح کہ شفقت اور نرمی کے ساتھ ان کی خیر خواہی کرے۔ اسے چاہیے کہ ان دونوں کے لیے بہت زیادہ دعا کرے حتیٰ کہ ان دونوں کی وفات کے بعد بھی

اگر وہ دونوں مسلمان ہوں۔ اس کی زبان پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہونا چاہیے: ﴿اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے ان دونوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا﴾۔  
 شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی ان دونوں کے لیے رحمت کی دعا کر! خواہ وہ دونوں زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ یہ ان کی اس تربیت کا بدلہ ہے جو انہوں نے تمہارے بچپن میں کی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مُسْلِمِينَ، وَلْيَكُنْ عَلَى لِسَانِهِ دَائِمًا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿رَبِّ  
 اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾ [الاسراء: ۲۴]۔  
 يَقُولُ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((أَيُّ: اُدْعُ لَهُمَا بِالرَّحْمَةِ أَحْيَاءً  
 وَأَمْوَاتًا، جَزَاءً عَلَى تَرْبِيَّتِهِمَا إِيَّاكَ صَغِيرًا)) (۱)۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## الرَّفْقُ وَاللِّينُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ

إِنَّ الزَّوْجَ أَيُّهَا الْأَجِبَةُ الْكِرَامُ - هُوَ وَسِيْلَةٌ لِتَحْقِيقِ الْمَوَدَّةِ  
وَالرَّحْمَةِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ، وَهُوَ مِنَ الْأَسْبَابِ الْجَالِبَةِ لِلْسَّعَادَةِ  
وَالْإِطْمِئْنَانِ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ  
لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً  
وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [الرُّوم: ۲۱].

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ كَثِيرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: مِنْ تَمَامِ رَحْمَتِهِ - أَيُّ  
سُبْحَانَهُ - بَيْنِي أَدَمَ أَنْ جَعَلَ أَزْوَاجَهُمْ مِنْ جِنْسِهِمْ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَهُنَّ مَوَدَّةً، وَهِيَ الْمَحَبَّةُ، وَرَحْمَةٌ: وَهِيَ الرَّأْفَةُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ  
يُمْسِكُ الْمَرْأَةَ أَمَّا لِمَحَبَّتِهِ لَهَا، أَوْ لِرَحْمَةِ بِهَا، بَانَ يَكُونُ لَهَا مِنْهُ  
وَلَدٌ، أَوْ مُحْتَاجَةً إِلَيْهِ فِي الْإِنْفَاقِ، أَوْ لِلْأَلْفَةِ بَيْنَهُمَا، وَغَيْرِ ذَلِكَ))

(۱)

(۱) تفسیر ابن کثیر (۳/۴۳۰)۔

## شوہر و بیوی کا آپس میں شفقت و نرمی کرنا

یقیناً نکاح، اے پیارے بھائیو! مرد اور عورت کے درمیان محبت اور رحمت حاصل کرنے کا  
ذریعہ ہے، یہ میاں بیوی کے درمیان خوش بختی اور اطمینان حاصل کرنے کے اسباب میں  
سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے  
تمہی سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان مودت  
اور مہربانی رکھ دی کیونکہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے  
ہیں﴾۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ سبحانہ کی بنی آدم پر اپنی کامل رحمت میں سے یہ ہے کہ اس  
نے ان کی جنس سے ہی ان کے جوڑے بنائے اور ان کے اور ان کی بیویوں کے درمیان  
مودت ڈال دی۔ وہ محبت اور رحمت دراصل نرمی ہے۔ بے شک ایک مرد عورت کو اس سے  
اپنی محبت کی وجہ سے یا اس پر رحمت کی وجہ سے روک کر رکھتا ہے تاکہ اس سے اس کی اولاد  
پیدا ہو یا اس لیے کہ وہ (عورت) خرچ کرنے میں اس کی محتاج ہوتی ہے یا یہ کہ ان دونوں  
کے درمیان الفت ہو جاتی ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے۔

فَالزَّوْجُ- أَيُّهَا الْفَاضِلُ- يُعِينُ عَلَى إِعْفَافِ النَّفْسِ عَنِ  
 الْمُحَرَّمَاتِ وَتَطْهِيرِ الْمُجْتَمَعِ مِنَ الْمُنْكَرَاتِ، فَمَنْافِعُهُ جَلِيلَةٌ،  
 وَمَصَالِحُهُ كَثِيرَةٌ، لَا تَعْمُ فَقَطِ الرَّجَالَ أَوِ النِّسَاءَ! بَلِ الْأُمَّةَ جَمْعَاءَ.  
 يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ قَدَامَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَإِنَّهُ يَشْتَمِلُ- أَيُّ الزَّوْجِ -  
 عَلَى تَحْصِينِ الدِّينِ وَإِحْرَازِهِ، وَتَحْصِينِ الْمَرْأَةِ وَحِفْظِهَا وَالْقِيَامِ  
 بِهَا وَإِبْجَادِ النَّسْلِ وَتَكْثِيرِ الْأُمَّةِ، وَتَحْقِيقِ مَبَاهَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَغَيْرِ  
 ذَلِكَ مِنَ الْمَصَالِحِ الرَّاجِحِ أَحَدَهَا عَلَى نَفْلِ الْعِبَادَةِ)) (۱) .  
 إِنَّ مِمَّا يَنْبَغِي عَلَى الزَّوْجَيْنِ- أَيُّهَا الْكِرَامُ- أَنْ يَشْكُرَا اللَّهَ جَلَّ  
 وَعَلَا عَلَى أَنْ يَسَرَ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا وَوَقَّهَمَا لِهَذِهِ النِّعْمَةِ الْعَظِيمَةِ  
 الَّتِي حُرِمَ مِنْهَا الْبَعْضُ!  
 وَمِنْ شُكْرِ هَذِهِ النِّعْمَةِ الْجَلِيلَةِ: أَنْ يَتَّعِدَا عَنْ كُلِّ مَا قَدْ يَكُونُ  
 سَبَبًا فِي قَطْعِ حَبْلِ الْوَصْلِ الَّذِي بَيْنَهُمَا وَتَشْتِيَتِ شَمْلَهُمَا، خَاصَّةً  
 الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبَ الَّتِي هِيَ أَصْلُ كُلِّ بَلَاءٍ وَمَصْدَرُ كُلِّ شَقَاءٍ.  
 وَعَلَيْهِمَا مَرَاعَاةُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ حُقُوقٍ وَوَأَجِبَاتٍ، فَيُؤَدِّي الزَّوْجُ

(۱) المغنی (۵/۷) .

پس نکاح، اے معزز بھائیو!، حرام کاموں سے نفس کی پاک دامنی اور معاشرے کو برائیوں  
 سے پاک کرنے پر مدد کرتا ہے۔ پس اس کے فائدے بہت عظیم ہیں، اور اس کی مصلحتیں  
 بہت زیادہ ہیں۔ یہ صرف مردوں اور عورتوں تک ہی عام نہیں! بلکہ تمام امت کو (اس کے  
 فائدے) عام ہیں۔

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ یعنی نکاح، دین کو مضبوط اور اس کی حفاظت کرنے،  
 عورت کی مضبوطی و تحفظ، اس کی نگرانی کرنے، نسل کے وجود میں لانے، امت کی تعداد میں  
 اضافہ کرنے اور نبی ﷺ کی اپنی امت کی کثرت پر فخر کو ثابت کرنے پر مشتمل ہے۔ اس  
 کے علاوہ ایسی ایسی مصلحتیں ہیں جن میں سے ایک ایک نفعی عبادت پر بھاری ہے۔

بے شک وہ کام جو میاں بیوی کے لائق ہیں، اے معزز بھائیو!، وہ یہ ہیں کہ وہ دونوں اللہ جل  
 و علا کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے ان دونوں کامل کر رہنا آسان بنایا اور انہیں اس عظیم نعمت کی  
 توفیق دی جس سے بعض (لوگوں) کو محروم رکھا گیا ہے۔

اس عظیم نعمت کے شکر میں سے یہ ہے کہ: وہ دونوں ہر اس کام سے دور رہیں جو اس تعلق کے  
 ٹوٹنے کا سبب ہو سکتا ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر سکتا  
 ہے۔ خاص طور پر وہ نافرمانیاں اور گناہ جو ہر مصیبت کی بنیاد اور ہر بد نصیبی کے نکلنے کے مقام  
 ہیں۔ ان دونوں پر لازم ہے کہ وہ باہمی حقوق و فرائض کا لحاظ رکھیں۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنے  
 بیوی بچوں کی خیر خواہی اور راہ نمائی کی جو ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے وہ اسے ادا کرے

مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ نُّصْحٍ وَارْتِشَادٍ لِزَوْجَتِهِ وَأَوْلَادِهِ، فَيُحْتَمُّ عَلَيْهِ عَلَى مَا يَنْفَعُهُمْ فِي الدَّارَيْنِ وَيُحَذِّرُهُمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ، وَعَلَيْهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِمْ بِمَا تيسَّرَ عِنْدَهُ، وَيَحْرِصَ عَلَى تَوْفِيرِ حَاجِيَاتِهِمْ، وَعَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ تُطِيعَ زَوْجَهَا وَتَحْرِصَ عَلَى تَحْقِيقِ رَغْبَاتِهِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا وَتَقُومَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا نَحْوَهُ وَنَحْوَ بَيْتِهَا. وَإِذَا أَخْطَا أَحَدُهُمَا فِي حَقِّ الْأُخْرَى فَعَلَيْهِ أَنْ يَنْصَحَهَا وَيَذَكِّرَهَا وَيُبَيِّنَ لَهُ خَطَأَهُ بِالْحِكْمَةِ وَاللِّينِ، وَيُحَذِّرُهَا مِنَ الْغِلْظَةِ فِي الْقَوْلِ! وَمُجَاوَزَةِ الْحَدِّ فِي التَّائِبِ! - خَاصَّةً مِنَ الزَّوْجِ! - دُونَ حَاجَةٍ لِّذَلِكَ!.

وَلِيَحْرِصَا عَلَى أَنْ يَكُونَ الرَّفْقُ سَائِدًا بَيْنَهُمَا عِنْدَ التَّعَامُلِ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ النَّجَاحَ وَالسَّعَادَةَ وَالْفَلَاحَ.

فَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ! ارْفُقِي فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا دَلَّهِمْ عَلَى بَابِ الرَّفْقِ)) (١).

(١) رواه الامام احمد في مسنده (١٠٤/٦)، وصححه الشيخ الالباني رحمه الله في السلسلة الصحيحة (٥٢٣).

چنانچہ وہ انہیں ایسی چیز کی ترغیب دے جو ان کو دونوں جہانوں میں فائدہ دے اور ایسی چیز سے ڈرائے جو ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ (شوہر پر) لازم ہے کہ وہ ان پر اتنا خرچ کرے جو اسے میسر ہو اور ان کی ضروریات پوری کرنے کا حریص ہو۔ عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اللہ جل و علا کی نافرمانی کے علاوہ اس کی خواہشات کو پورا کرنے کی حریص ہو۔ شوہر اور اپنے گھر کے حق کے بارے میں جو چیز اس پر لازم ہے اسے بجا لائے۔

جب ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے حق میں کوئی غلطی کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرے، اسے نصیحت کرے، اس کی غلطی کو حکمت اور نرمی کے ساتھ اس پر واضح کرے۔ دونوں کو باتوں میں سختی کرنے سے ڈرنا چاہیے! اور سختی کرنے میں حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے! خاص طور پر شوہر کی طرف سے! جب اس (سختی) کی ضرورت بھی نہ ہو!

ان دونوں کو اس بات کی حرص ہونی چاہیے کہ باہمی معاملہ کرتے وقت نرمی ہی ان پر غالب ہو کیونکہ اسی میں کامیابی، خوش نصیبی اور فلاح ہے۔

چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اے عائشہ! نرمی سے کام لیا کرو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو نرمی کے دروازے کی طرف ان کی راہ نمائی کر دیتا ہے۔“



يَقُولُ الْمَنَاوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: (وَذَلِكَ بَانَ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ  
وَالرَّفُقُ لِيُنَ الْجَانِبِ وَاللُّطْفُ وَالْأَخْذُ بِالْأَسْهَلِ وَحُسْنِ الصَّنِيعِ)  
• (۲)

وَعَلَى الرَّجُلِ دَائِمًا أَنْ يَتَذَكَّرَ أَنَّ الْمَرْأَةَ مَهْمَا بَلَغَتْ مَنْزِلَتَهَا فِي  
الدِّينِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ، فَهِيَ تَبْقَى نَاقِصَةً عَقْلِيًّا وَدِينِيًّا لِأَنَّهَا جُبِلَتْ  
عَلَى ذَلِكَ، وَلِهَذَا أَوْصَى بِهَا نَبِيُّنَا ﷺ خَيْرًا، فَقَالَ: (اسْتَوْصُوا  
بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي  
الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ  
أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا) • (۳)

يَقُولُ الشَّيْخُ ابْنُ عُثَيْمِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ: (يَعْنِي: إِقْبَلُوا هَذِهِ الْوَصِيَّةَ  
الَّتِي أُوصِيكُمْ بِهَا، وَذَلِكَ أَنْ تَفْعَلُوا خَيْرًا مَعَ النِّسَاءِ؛ لِأَنَّ النِّسَاءَ  
قَاصِرَاتُ فِي الْعُقُولِ، وَقَاصِرَاتُ فِي الدِّينِ، وَقَاصِرَاتُ فِي التَّفَكُّيرِ،  
وَقَاصِرَاتُ فِي جَمِيعِ شُؤْنِهِنَّ، فَانْهَنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ. وَذَلِكَ أَنَّ  
أَدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي وَلَا أُمِّ،

(۱) فيض القدير (۲۶۳/۱).

(۲) رواه البخاري (۴۸۹۰)، ومسلم (۱۴۶۸)، واللفظ له، من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور وہ یوں کہ ان کا بعض بعض کے ساتھ نرمی کرے اور ”رفق“ نرم  
پہلو، شفقت کرنے، زیادہ آسان کام کو اختیار کرنے اور اچھی کارکردگی پیش کرنے کو کہتے  
ہیں۔

اور مرد کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے کہ عورت دین، علم یا فقہ میں جس مقام تک بھی پہنچ جائے  
وہ پھر بھی عقل اور دین میں ناقص ہی رہے گی کیونکہ وہ اسی پر پیدا کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ  
ہمارے نبی ﷺ نے اس کے ساتھ بھلائی کی وصیت کی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
”عورتوں کے بارے میں نصیحت قبول کرو! کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں  
میں سب سے ٹیڑھا اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو  
اسے توڑ دو گے اور اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، عورتوں کے ساتھ اچھے  
سلوک کی نصیحت قبول کرو“۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی یہ وصیت جو میں تمہیں کر رہا ہوں اسے قبول کرو، وہ  
اس طرح کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو کیونکہ عورتیں عقل میں قاصر ہوتی ہیں، دین میں  
قاصر ہوتی ہیں، غور و فکر میں قاصر ہوتی ہیں اور اپنے تمام کاموں میں بھی قاصر ہوتی ہیں  
کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا،

بَلْ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ، وَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَبْتِ مِنْ هَذِهِ الْخَلِيقَةِ، خَلَقَ مِنْهُ زَوْجَهُ، فَخَلَقَهَا مِنْ ضِلْعِهِ الْأَعْوَجِ، فَخُلِقَتْ مِنَ الضِّلْعِ الْأَعْوَجِ، وَالضِّلْعُ الْأَعْوَجُ إِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهِ اسْتَمْتَعَتْ بِهِ وَفِيهِ الْعِوَجُ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ انْكَسَرَ.

فَهَذِهِ الْمَرْأَةُ أَيْضًا إِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا الْإِنْسَانُ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا عَلَى عِوَجٍ، فَيَرْضَى بِمَا تَيْسَّرُ، وَإِنْ أَرَادَ أَنْ تَسْتَقِيمَ فَإِنَّهَا لَنْ تَسْتَقِيمَ، وَلَنْ يَتِمَّكَنَ مِنْ ذَلِكَ، فَهِيَ وَإِنْ اسْتَقَامَتْ فَيُدِينُهَا فَلَنْ تَسْتَقِيمَ فِيمَا تَقْتَضِيهِ طَبِيعَتُهَا، وَلَا تَكُونُ لَزَوْجِهَا عَلَى مَا يُرِيدُ فِي كُلِّ شَيْءٍ، بَلْ لَا بُدَّ مِنْ مُخَالَفَةٍ، وَلَا بُدَّ مِنْ تَقْصِيرٍ مَعَ الْقُصُورِ الَّذِي فِيهَا.

فَهِيَ قَاصِرَةٌ بِمُقْتَضَى جِبَلَّتِهَا وَطَبِيعَتِهَا، وَمُقْصِرَةٌ أَيْضًا، فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرَتْهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا، يَعْنِي مَعْنَاهُ أَنْكَ إِنْ حَاوَلْتَ أَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى مَا تُرِيدُ فَلَا يُمَكِّنُ ذَلِكَ، وَحِينَئِذٍ تَسَامُ مِنْهَا وَتَطَلَّقُهَا، فَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا (۱)

فَاللَّهُ اللَّهُ أَيُّهَا الزَّوْجَانِ فِي طَاعَةِ الرَّحْمَنِ وَالْبُعْدِ عَنِ الْعِصْيَانِ

(۱) شرح رياض الصالحين (۱۱/۳)

بلکہ انہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا ہو جا تو وہ ہو گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس مخلوق کو پھیلائے تو اس نے ان سے ان کی بیوی کو پیدا کیا پس اس نے اس کو اس کی ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا تو وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی۔ اگر آپ ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھائیں گے تو اسی حال میں اٹھائیں گے کہ اس میں کچی ہوگی اور اگر آپ اسے سیدھا کرنا چاہیں گے وہ ٹوٹ جائے گی۔

تو اسی طرح یہ عورت ایسی ہے کہ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھانا چاہے گا تو اسی حال میں فائدہ اٹھا سکے گا کہ وہ ٹیڑھی ہوگی، تو جو کچھ بھی ملے وہ اس پر راضی رہے۔ اگر وہ اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ کبھی بھی سیدھی نہیں ہوگی اور وہ اس پر کبھی بھی قدرت نہیں پاسکے گا۔ اگر وہ اپنے دین میں سیدھی ہوگی تو اپنے مزاج کے تقاضے کے مطابق کبھی بھی سیدھی نہیں ہوگی۔ ہر چیز میں وہ اپنے شوہر کے لیے ویسی نہیں ہوگی جیسے وہ چاہتا ہے بلکہ مخالفت ضرور ہو جائے گی۔ اس سے کوتاہی بھی ضرور ہوگی ہے اس کوتاہی کے ساتھ ساتھ جو اس میں پہلے سے ہی موجود ہے۔

تو یہ اپنی فطرت اور مزاج کے تقاضے کے مطابق قاصر ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والی بھی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو تم اس کو توڑ دو گے اور اس کا ٹوٹنا اس کی طلاق ہے یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تم کوشش کرو کہ وہ تمہارے لیے اس طریقے پر سیدھی ہو جائے جیسے تم چاہتے ہو تو یہ ممکن نہیں۔ تب تم اس سے بیزار ہو جاؤ گے اور اس کو طلاق دے دو گے تو اس کا ٹوٹنا اس کی طلاق ہے۔

تو اے میاں بیوی! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! رحمن کی اطاعت، نافرمانی سے دور رہنے

وَعَنِ اتِّبَاعِ خُطُواتِ الشَّيْطَانِ .

وَاحْرِصَا - وَفَقَّكُمْ اللَّهُ تَعَالَى - عَلَى تَغْلِيْبِ الرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ  
بَيْنَكُمْ عِنْدَ التَّعَامُلِ وَالنُّصْحِ وَالْبَيَانِ ، لِأَنَّ ذَالِكَ مِنَ الْإِحْسَانِ  
وَهُوَ مِنْ أَهَمِّ الْأَسْبَابِ الْجَالِبَةِ لِلْسَّعَادَةِ وَالْإِطْمِنَانِ بِإِذْنِ  
الْمَنَّانِ .

اور شیطان کے قدموں کی پیروی کرنے میں -

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو توفیق دے، اس بات پر حرص رکھو کہ باہم معاملہ، خیر خواہی، گفتگو کرتے  
وقت، نرمی اور رحمت تمہارے درمیان غالب رہے کیونکہ ایسا کرنا احسان میں سے ہے۔ یہ  
ان اہم اسباب میں سے ہے جو المنان کی اجازت سے خوش نصیبی اور اطمینان کو کھینچ لاتے  
ہیں۔

## الرِّفْقُ وَاللِّينُ بِالْأَبْنَاءِ

أَنَّ هِبَةَ الْأَبْنَاءِ لَيْسَتْ قَاصِرَةً عَلَى الْاِتِّقْيَاءِ! وَلَا خَاصَّةً  
بِالْأَغْنِيَاءِ! بَلْ هِيَ نِعْمَةٌ يَتَفَضَّلُ بِهَا الْبَارِي سُبْحَانَهُ لِحِكْمَةٍ مِنْهُ  
عَلَى مَنْ يَشَاءُ! حَتَّىٰ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْفُقَرَاءِ أَوْ الْأَشْقِيَاءِ!  
يَقُولُ سُبْحَانَهُ: ﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَخْلُقُ مَا  
يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إناثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۚ أَوْ  
يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإناثًا ۗ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ

﴿الشمس: ٤٩-٥٠﴾

يَقُولُ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((هَذِهِ الْآيَةُ فِيهَا الْإِخْبَارُ عَنْ  
سَعَةِ مُلْكِهِ تَعَالَى، وَنَفُوذِ تَصَرُّفِهِ فِي الْمُلْكِ فِي الْخَلْقِ لِمَا يَشَاءُ،  
وَالْتَدْبِيرِ لِجَمِيعِ الْأُمُورِ، حَتَّىٰ إِنْ تَدَبَّرَهُ تَعَالَى، مِنْ عُمُومِهِ، أَنَّهُ  
يَتَنَاوَلُ الْمَخْلُوقَةَ عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِي يَبَاشِرُهَا الْعِبَادُ، فَإِنَّ النِّكَاحَ  
مِنَ الْأَسْبَابِ لِوِلَادَةِ الْأَوْلَادِ، فَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي يُعْطِيهِمْ مِّنَ  
الْأَوْلَادِ مَا يَشَاءُ. فَمِنَ الْخَلْقِ مَنْ يَهَبُ لَهُ إناثًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَهَبُ لَهُ

## بیٹوں کے ساتھ شفقت و نرمی کرنا

بیٹوں کا عطیہ صرف پرہیزگاروں پر موقوف نہیں اور نہ ہی وہ مال داروں پر موقوف ہے! بلکہ  
یہ ایک نعمت ہے جو الباری سبحانہ و تعالیٰ اپنی حکمت کی وجہ سے جس پر چاہتا ہے انعام فرماتا  
ہے حتیٰ کہ اگر چہ کوئی انتہائی غریب یا بد بخت ہو۔

اللہ سبحانہ فرماتے ہیں: ﴿آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، وہ پیدا کرتا ہے جو  
وہ چاہتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا  
انہیں ملا کر بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ سب کچھ  
جاننے والا قدرت رکھنے والا ہے﴾۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود اقتدار، اپنی مخلوق اور اپنی ملکیت میں اپنی مشیت کے  
مطابق تصرف کے نفاذ اور تمام امور کی تدبیر کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عمومی تدبیر اسباب سے  
پیدا شدہ ان اشیاء کو بھی شامل ہے جنہیں بندے اختیار کرتے ہیں۔ پس بے شک نکاح  
پیدائش اولاد کا ایک سبب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ہی ہے ان کو جو اولاد چاہتا ہے عطا کر دیتا  
ہے۔ چنانچہ مخلوق میں سے کسی کو بیٹیاں عطا کرتا ہے، ان میں سے کسی کو

ذُكُورًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُزَوِّجُهُ، أَى: يَجْمَعُ لَهُ ذُكُورًا وَإِنَاثًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَجْعَلُهُ عَقِيمًا لَا يُوَلِّدُ لَهُ.

﴿إِنَّهُ عَلِيمٌ﴾: بِكُلِّ شَيْءٍ، ﴿قَدِيرٌ﴾: عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَيَتَصَرَّفُ بِعِلْمِهِ وَاتِّقَانِهِ الْأَشْيَاءَ، وَبِقُدْرَتِهِ فَيَمَخُلُوقَاتِهِ (۱).

فَعَلَى مَنْ رَزَقَهُ اللَّهُ جَلًّا وَعَلَا الْأَبْنَاءَ أَنْ يَحْمَدَهُ سُبْحَانَهُ عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ الْكَبِيرَةِ، لِأَنَّ بِالشُّكْرِ وَالْإِيمَانَ تَدُومُ النِّعَمُ، وَبِالْحُجُودِ وَالْعُصْيَانِ تَحُلُّ النِّقْمُ، قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾

[ابراہیم: ۷]

يَقُولُ الشُّيْخُ الشَّنَقِيطِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: (وَبِهَذِهِ الْمُنَاسَبَةِ إِنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَفْرَادًا وَجَمَاعَاتٍ، أَنْ يُقَابِلُوا نِعَمَ اللَّهِ بِالشُّكْرِ، وَأَنْ يَشْكُرُوا هَا بِالطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ لِلَّهِ، وَأَنْ يَحْذَرُوا كُفْرَانَ النِّعَمِ) (۲).

وَمِنْ صُورِ شُكْرِ هَذِهِ النِّعْمَةِ - أَيُّهَا الْأَحِبَّةُ الْكِرَامُ - أَنْ نَعْتَنِيَ بِتَرْبِيَةِ أَبْنَائِنَا عَلَى تَعَالِيمِ الدِّينِ، وَأَنْ نَعْرِسَ فِي قُلُوبِهِمْ حُبَّ سُنَّةِ

(۱) تفسیر السعدی (ص ۷۶۲).

(۲) اضواء البیان (۱۱۲/۹).

بیٹے عطا کرتا ہے اور ان میں سے کسی کو ملے جلے دیتا ہے یعنی بیٹے بیٹیاں دونوں عطا کرتا ہے اور ان میں سے کسی کو بانجھ بنا دیتا ہے اور ان کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوتی۔

﴿بے شک وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا﴾ اور ﴿ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا﴾ ہے۔ وہ اپنے علم، کمال اور قدرت کے ساتھ تمام اشیاء اور تمام مخلوقات میں تصرف کرتا ہے۔

پس جس کو اللہ جل و علا بیٹے عطا کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس عظیم نعمت پر اللہ سبحانہ کا شکر کرے، کیونکہ شکر اور ایمان سے نعمتیں باقی رہتی ہیں جبکہ نکار اور نافرمانی سے سزائیں اترتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اور جب تمہارے رب نے صاف اعلان کر دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کرو گی تو بلاشبہ میرا عذاب یقیناً بہت سخت ہے﴾۔

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور اسی مناسبت سے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ افراد ہوں یا جماعت، اللہ کی نعمتوں کا سامنا شکر سے کریں۔ یہ کہ وہ اللہ کی اطاعت اور عبادت کے ساتھ اس کا شکر بجالائیں اور وہ نعمتوں کی ناشکری سے ڈریں۔

اور اس نعمت کے شکر کی صورتوں میں سے ایک یہ ہے، اے معزز اور محبوب دوستو! کہ ہم اپنے بیٹوں کی تربیت کا اہتمام دینی تعلیمات کے مطابق کریں اور ہم ان کے دلوں میں خیر

خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ، وَمَحَبَّةَ أَصْحَابِهِ الْمَيَامِينَ وَمَنْ سَارَ عَلَى هُدْيِهِمْ  
وَسَلَكَوا طَرِيقَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَعَلَى تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّينَ  
وَطَلَبَةِ الْعِلْمِ الْخَيْرِينَ، وَكِبَارِ السِّنِّ وَكُلِّ الصَّالِحِينَ.

وَلِنَحْتَهُمْ دَائِمًا عَلَى فِعْلِ الطَّاعَاتِ وَالتَّزَوُّدِ مِنَ الْخَيْرَاتِ،  
وَلِنُحَذِّرَهُمْ مِنْ ارْتِكَابِ الْمَعَاصِي وَالْمُنْكَرَاتِ، وَمُشَابَهَةِ أَعْدَائِ  
الدِّينِ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ، وَمَنْ سُلُوكِ طَرِيقِ الْمُنْحَرِفِينَ، وَمَنْ  
كُلِّ مَا يُلْهِبُهُمْ عَنْ طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْمَلْهِيَاتِ وَالْمَلَذَّاتِ.

وَعَلَيْنَا مَرَاعَاةَ الْحِكْمَةِ عِنْدَ نُصْحِهِمْ وَتَوْجِيهِهِمْ، وَلِنَجْتَنِبِ  
التَّعْنِيفَ وَالشَّدَّةَ مَعَهُمْ مَا أَمْكَنَ! وَإِذَا احْتَجْنَا إِلَى الْقُوَّةِ فِي  
الْمُعَامَلَةِ! وَرَأَيْنَا الْمَصْلِحَةَ فِي ذَلِكَ! فَلْنُلْتَزِمُ بِالضَّوَابِطِ الشَّرْعِيَّةِ  
الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ، وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ نَجْتَنِبَ ضَرْبَ وَجْهِ  
الصَّبِيِّ، فَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ)) (۱).

المسليين کی سنت کی محبت، ان کے بابرکت صحابہ کی محبت اور مسلمانوں میں سے جوان کے  
طریقے اور ان کے راستے پر چلے ان کی محبت بٹھادیں۔ ہم اس بات کی تربیت کا بیج بونیں کہ  
وہ علمائے ربانیین، نیک طالب علموں، عمر رسیدہ لوگوں اور تمام نیک لوگوں کی تعظیم بجلائیں۔  
ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ انہیں نیکی کے کام کرنے اور بھلائیاں سمیٹنے پر ابھاریں۔ ہمیں  
چاہیے کہ ہم انہیں نافرمانیوں و برائیوں کے ارتکاب، دین کے دشمنوں یعنی کفار و منافقین کی  
مشابہت اختیار کرنے، دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی راہوں پر چلنے اور خلفشار اور  
خواہشات پر مبنی ہر اس چیز سے بچائیں جو ان کو رب العالمین کی اطاعت سے غافل  
کردے۔

ہمیں چاہیے کہ ان کی خیر خواہی کرنے اور ان کی راہ نمائی کرنے میں حکمت کو ملحوظ رکھیں! اور  
جتنا ممکن ہو ان کے ساتھ سختی اور شدت کرنے سے اجتناب کریں! اور پھر جب کسی معاملے  
میں ہمیں زور صرف کرنے کی ضرورت ہو اور ہم دیکھیں کہ مصلحت اسی میں ہے تو ہمیں  
چاہیے کہ ہم شرعی ضوابط کا التزام کریں۔

جن کا حکم ہمیں تمام مخلوقات سے افضل ہستی (محمد ﷺ) نے دیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ  
ہے کہ ہم بچے کے چہرے پر مارنے سے اجتناب برتیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَأَمَّا الضَّرْبُ فِي الْوَجْهِ  
فَمَنْهُ عَنهُ فِي كُلِّ الْحَيَوَانِ الْمُحْتَرَمِ مِنَ الْأَدَمِيِّ وَالْحَمِيرِ  
وَالْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْبِغَالِ وَالْغَنَمِ وَغَيْرِهَا، لَكِنَّهُ فِي الْأَدَمِيِّ أَشَدُّ،  
لِأَنَّهُ مَجْمَعُ الْمَحَاسِنِ مَعَ أَنَّهُ لَطِيفٌ لِأَنَّهُ يُظْهِرُ فِيهِ أَثَرَ الضَّرْبِ،  
وَرُبَّمَا شَانُهُ وَرُبَّمَا أَذَى بَعْضِ الْحَوَاسِ)) (۱)

فِيهَا أَيُّهَا الْآبُ! وَيَا أَيُّهَا الْأُمُّ! إِنَّ سُلُوكَ الشَّدَّةِ فَقَطْ فِي مُعَامَلَةِ  
الْأَبْنَاءِ لَيْسَ هُوَ الطَّرِيقُ الْوَحِيدُ فِي تَرْبِيَّتِهِمْ! بَلْ يُخْطِئُ مَنْ يَظُنُّ  
ذَلِكَ! لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي التَّعَامُلِ مَعَهُمْ أَنْ يَكُونَ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّفْقِ  
وَلَيْنِ الْجَانِبِ مَا أَمَكَنَ ذَلِكَ، أَمَّا اللَّجُوءُ إِلَى الْعُنْفِ فَلَا يَنْبَغِي  
أَنْ يَكُونَ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ الْفُضُوءِ! وَالْحَاجَةُ الْمَاسَّةِ! قُرْبَ  
كَلِمَةٍ أَثَرَتْ عَلَى الْإِبْنِ وَكَانَتْ سَبَبًا فِي اسْتِقَامَتِهِ وَتَحْسِينِ  
سُلُوكِهِ! أَكْثَرَ مِنْ تَأْثِيرِ الْيَدِ! وَالْعَصَا! وَالزَّجْرِ!

فَاللَّهُ اللَّهُ- أَيُّهَا الْإِفَاضِلُ- فِي مُعَامَلَةِ الْإِبْنَاءِ بِالرِّفْقِ قَبْلَ الشَّدَّةِ!  
وَبِالرَّحْمَةِ قَبْلَ الْعُنْفِ! وَبِالترغيبِ قَبْلَ التَّرْهيبِ! خَاصَّةً فِي هَذَا

(۱) شرح النووی علی صحیح مسلم (۹۷/۱۴)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو جہاں تک چہرے پر مارنے کا تعلق ہے تو ہر قابل احترام  
جاندار کے معاملے میں اس سے روکا گیا ہے خواہ وہ آدمی ہو یا گدھا، گھوڑا، اونٹ، نچر، بکری  
یا ان کے علاوہ دیگر جانور ہوں۔ لیکن انسان میں یہ چیز مزید سنگین ہو جاتی ہے کیونکہ چہرہ  
خوبیوں کا مرکز ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ وہ نرم و نازک مقام بھی ہے کیونکہ مار کے  
نشان اس پر واضح ہو جاتے ہیں، کبھی چہرہ بگڑ جاتا ہے اور کبھی بعض حواس (آنکھ، ناک  
وغیرہ) کو تکلیف پہنچتی ہے۔

تو اے والد! اور اے والدہ! بے شک بیٹوں کی تربیت کے لیے صرف سختی کرنا ہی تربیت کا  
واحد طریقہ نہیں! بلکہ جو ایسا سمجھتا ہے وہ غلطی کرتا ہے! کیونکہ ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی  
اصل یہ ہے کہ جتنا ممکن ہو شفقت اور نرمی اور نرم پہلو ہو۔ جہاں تک سختی کا سہارا لینا ہے تو یہ  
انتہا درجہ کی مجبوری اور سخت ضرورت کے تحت ہونا چاہیے! اکثر ایک بات بیٹے پر اثر کر جاتی  
ہے جو اس کے سیدھی راہ پر چلنے اور اس کے کردار کے اچھا ہونے کا سبب بن جاتی ہے اور  
اس (ایک بات) کی تاثیر ہاتھ، لاٹھی اور ڈانٹ کی تاثیر سے زیادہ ہوتی ہے۔

تو اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اے معزز بھائیو! اپنے بیٹوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں  
شدت سے پہلے نرمی کرو اور سختی سے پہلے رحمت کے ساتھ پیش آؤ! اور دھمکیوں سے پہلے  
ترغیب سے کام لو! خاص طور پر اس

الزَّمَانِ! الَّذِي كَثُرَ فِيهِ الْعُقُوقُ وَظَهَرَ فِيهِ الْعِصْيَانُ! وَاللَّهِ  
الْمُسْتَعَانُ.

وَيَنْبَغِي أَنْ نَعْلَمَ أَنَّهُ لَوْ ضَاعَ مِنْ بَيْنِ أَيْدِينَا الْإِبْنَاءُ؛ لَوْ جَدُوا مَنْ  
يَتَلَقَّفُهُمْ مِنَ الْأَعْدَاءِ! فَيَدْعُونَهُمْ إِلَى كُلِّ رَذِيلَةٍ وَيَصْرِفُونَهُمْ عَنْ  
كُلِّ فَضِيلَةٍ!.

فَاللَّهُ أَسْأَلُ أَنْ يُحْفَظَ أَوْلَادَ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَفِي  
كُلِّ حِينٍ، مِنْ شَرِّ الْأَشْرَارِ، وَكَيْدِ الْفُجَّارِ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّأْفَةَ  
وَالرَّحْمَةَ هِيَ السَّائِدَةَ بَيْنَ الْأَسْرِ، فَهُوَ سُبْحَانَهُ عَزِيزٌ مُقْتَدِرٌ.

زمانے میں! جن میں بچوں کا والدین کی نافرمانی کرنا زیادہ ہو چکا ہے اور نافرمانی اس میں  
ظاہر ہو چکی ہے! اور اللہ ہی ہے جس سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔

اور ہمیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر ہمارے سامنے بیٹے ضائع ہو گئے؛ تو وہ ایسے دشمنوں کو  
پالیں گے جو انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے پھر وہ ان کو ہر ذلت والے کام کی دعوت دیں گے اور  
ان کو ہر فضیلت والے کام سے پھیر دیں گے!

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی اولاد کی ہر جگہ اور ہر وقت برے لوگوں کے شر  
اور نافرمان لوگوں کی چالوں سے حفاظت فرمائے! اور یہ کہ نرمی اور رحمت کو خاندانوں پر  
غالب آنے والی بنادے۔ اللہ سبحانہ بہت طاقت ور اور خوب صاحب قدرت ہے۔



## الرِّفْقُ وَاللِّينُ بِالْعَمَالِ وَالْخِدْمِ

إِنَّ عَلَى الْمُسْلِمِ - أَيُّهَا الْفَاضِلُ - أَنْ يُحْسِنَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ خَاصَّةً  
مَنْ كَانَ تَحْتَ يَدَيْهِ وَسُلْطَتِهِ كَالْخِدْمِ وَالْعَمَالِ، لِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ  
وَعَلَا سَيَسْأَلُهُ عَنْهُمْ.

فَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا  
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى  
النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ...)) (۱)

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((قَالَ الْعُلَمَاءُ: الرَّاعِي، هُوَ  
الْحَافِظُ الْمُؤْتَمَنُ الْمُلتَزِمُ صَلَاحَ مَا قَامَ عَلَيْهِ وَمَا هُوَ تَحْتَ نَظَرِهِ،  
فَفِيهِ أَنْ كُلِّ مَنْ كَانَ تَحْتَ نَظَرِهِ شَيْءٌ فَهُوَ مُطَالَبٌ بِالْعَدْلِ فِيهِ،  
وَالْقِيَامِ بِمَصَالِحِهِ فِي دِينِهِ وَدُنْيَاهُ وَ مُتَعَلِّقَاتِهِ)) (۲)

فَالْمُسْلِمُ مُطَالَبٌ بِالرِّفْقِ بِالْخِدْمِ وَالْعَمَالِ - حَتَّى وَإِنْ كَانُوا  
غَيْرَ مُسْلِمِينَ - وَذَلِكَ بِعَدَمِ تَكْلِيفِهِمْ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَتَوْفِيرِ مَا  
يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلِبَاسٍ، وَاعْطَائِهِمْ أَجْرَهُمْ

(۱) رواه البخاری (۸۵۳) و مسلم (۱۸۲۹) واللفظ له.

(۲) الشرح علی صحیح مسلم (۲۱۳/۱۲).

## مزدوروں اور خادموں کے ساتھ نرمی کرنا

بے شک مسلمان کے لیے لازم ہے، اے معزز بھائیو! کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ  
اچھا سلوک کرے خاص طور پر جو اس کے ماتحت اور زیر اقتدار ہو جیسا کہ خادم اور مزدوری  
کرنے والے لوگ کیونکہ اللہ جل و علا ضرور اس سے ان کے بارے میں سوال کرے گا۔

پس سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! تم میں  
سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا چنانچہ وہ امیر  
جو لوگوں پر مقرر ہے وہ نگران ہے جس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کا کہنا ہے: راعی وہ ہوتا ہے جو حفاظت کرنے والا،  
امانت دار ہو اور جس پر وہ نگران ہو اور جو اس کی دیکھ بھال میں ہوں ان کی اصلاح کا اہتمام  
کرنے والا ہو۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر وہ شخص جس کی دیکھ بھال میں کوئی چیز ہو تو  
اس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ انصاف کرے، اور اس کے دین، اس کی دنیا  
اور اس کے متعلقہ کاموں میں اس کی دل چسپیاں قائم رکھے۔

پس ہر مسلمان سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ خادم اور مزدوری کرنے والوں کے ساتھ نرمی  
کرے اگرچہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح ان کو اُس کام کا ذمہ دار نہ بنایا جائے  
جس کی ان میں طاقت نہ ہو، کھانا پانی، لباس میں سے ہر وہ چیز مہیا کرے جس کی ان کو  
ضرورت ہو، ان کو ان کی مزدوری ادا کرے

وَكَامِلَ حُقُوقِهِمْ، وَبِحُسْنِ مُخَاطَبَتِهِمْ، وَبِبَدْلِ النُّصْحِ لَهُمْ.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ  
أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا  
تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ)) (۱).

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((يَجِبُ عَلَى السَّيِّدِ نَفَقَةُ  
الْمَمْلُوكِ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ بِحَسَبِ الْبُلْدَانِ وَالْأَشْخَاصِ،  
سِوَاءَ كَانَ مِنْ جِنْسِ نَفَقَةِ السَّيِّدِ وَلِبَاسِهِ أَوْ دُونَهُ أَوْ فَوْقَهُ، حَتَّى لَوْ  
قَتَرَ (۲) السَّيِّدُ عَلَى نَفْسِهِ تَقْتِيرًا خَارِجًا عَنْ عَادَةِ أُمَّثَلِهَا إِمَّا زُهْدًا  
وَأَمَّا شَحًّا، لَا يَحِلُّ لَهُ التَّقْتِيرُ عَلَى الْمَمْلُوكِ وَالزَّامُهُ وَمُوَافَقَتُهُ إِلَّا  
بِرِضَاهُ، وَاجْتَمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُكَلِّفَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا  
لَا يُطِيقُهُ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ لَزِمَهُ إِعَانَتُهُ بِنَفْسِهِ، أَوْ بغيرِهِ)) (۳).

وَعَلَيْهِ أَنْ يَتَّعِدَ مَا أَمَكَنَ! عَنْ تَعْنِيفِهِمْ وَاسْتِعْمَالِ الشَّدَةِ مَعَهُمْ!  
اتِّبَاعًا لِهَدْيِ نَبِيِّهِ ﷺ، فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((مَا

(۱) رواه البخاری (۳۰) ومسلم (۱۶۶۱) واللفظ له.

(۲) ای: ضیق. معجم مقاییس اللغة (۵۵/۵). (۳) الشرح علی صحیح مسلم (۱۳۳/۱۱).

اور ان کے پورے حقوق دے، ان کے ساتھ اچھے انداز سے گفتگو کرے اور ان کی خیر خواہی  
کرے۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا بھائی  
اس کے قبضے میں ہو تو اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے چاہیے کہ  
اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ ان سے وہ کام نہ لے جو ان کی طاقت سے زیادہ  
ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دے تو اس پر خود بھی ان کا ہاتھ بٹائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آقا پر لازم ہے کہ وہ غلام کو ملکوں اور لوگوں کے دستور کے  
مطابق خرچ اور مناسب لباس فراہم کرے، خواہ وہ آقا کے خرچ اور اس کے لباس کی قسم سے  
ہو یا اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ ہو، حتیٰ کہ اگر کوئی آقا اپنے نفس پر ایسی کنجوسی سے کام  
لے جو اس جیسے آقاؤں کی عادت سے خارج ہو، یا تو دنیا میں زہد اختیار کرتے ہوئے یا بخل  
سے کام لیتے ہوئے تب بھی اس کے لیے غلام کے بارے میں کنجوسی کرنا، کوئی چیز اس پر  
لازم کرنا اور اس کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا حلال نہ ہوگا مگر جب غلام خود راضی ہو۔ علماء کا اس  
پر اجماع ہے کہ اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے ایسے کام کی ذمہ داری سونپے جس کی اس  
میں طاقت نہ ہو اگر ایسی صورت ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ خود بھی اس کی مدد کرے یا کسی اور  
کے ذریعہ اس کی مدد کروائے۔

اور اس پر یہ بھی لازم ہے کہ جتنا ممکن ہو سکے! اپنے نبی ﷺ کی سیرت کی پیروی کرتے  
ہوئے ان کو ڈانٹنے اور سختی کرنے سے دور رہے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ  
کہتی ہیں

ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) (۱).

يَقُولُ الْمَلَأُ عَلَى قَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ: ((خُصًّا- أَيِ الْمَرَأَةِ وَالْخَادِمِ- بِالذِّكْرِ اهْتِمَامًا بِشَأْنِهِمَا، وَلِكَثْرَةِ وَقُوعِ ضَرْبِ هَذَيْنِ وَالْإِحْتِيَاجِ إِلَيْهِ، وَضَرْبُهُمَا وَإِنْ جَازَ بِشَرْطِهِ، فَالْأَوْلَى تَرْكُهُ)) (۲).

وَمَنْ اغْتَرَبَ بِقُوَّتِهِ! وَأَعْجَبَ بِتَسَلُّطِهِ عَلَى هُوَاءِ الْمَسَاكِينِ! فَلَيْتَ ذَكَرُ قُوَّةَ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَيْهِ، فَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِي: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ))، فَلَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ))، فَالْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ))، فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا)) (۳).

(۱) رواه مسلم (۲۳۲۸).

(۲) مرقة المفاتيح (۴۸۸/۱۰).

(۳) رواه مسلم (۱۶۵۹).

”رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی غلام کو مگر یہ کہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوں“۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں یعنی عورت اور خادم کے معاملہ کو اہمیت دینے کے لیے ان کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ ان دونوں پر تشدد زیادہ وقوع پذیر ہوتا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے اگرچہ مشروط طور پر ان دونوں کو مارنے کا جواز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نہ مارا جائے۔

اور جو اپنی قوت سے دھوکہ کھائے! اور اس زعم میں ہو کہ اسے ان مسکینوں پر تسلط حاصل ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ رب العالمین کی اس قدرت کو یاد کر لے جو اس کو اس پر حاصل ہے۔ پس سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی ”ابو مسعود جان لو!“۔ میں غصے کی وجہ سے آواز پہچان نہ سکا۔ جب وہ (کہنے والا) میرے قریب پہنچا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، آپ فرما رہے تھے: ”ابو مسعود جان لو! ابو مسعود جان لو!“۔ میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو مسعود جان لو! اس غلام پر تمہارے اختیار سے زیادہ اللہ تم پر قدرت رکھتا ہے“۔ تو میں نے کہا: اس کے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((فِيهِ الْحَثُّ عَلَى الرَّفْقِ بِالْمَمْلُوكِ، وَالْوَعظُ وَالتَّنبِيهِ عَلَى اسْتِعْمَالِ الْعَفْوِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ))<sup>(۱)</sup>

وَيَقُولُ الْمَنَاوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْعَلَامِ)) أَيُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ بِالْعُقُوبَةِ مِنْ قُدْرَتِكَ عَلَى ضَرْبِهِ، لَكِنَّهُ يَحْلُمُ إِذَا غَضِبَ وَأَنْتَ لَا تَحْلُمُ إِذَا أُغْضِبْتَ))<sup>(۲)</sup>

وَإِذَا وَقَعَتْ بَعْضُ الْأَخْطَاءِ! أَوِ التَّجَاوُزَاتِ! مِنَ الْعَامِلِ أَوْ الْخَادِمِ أَحْيَانًا! فَعَلَيْنَا أَنْ نُبَادِرَهُمْ بِالْعَفْوِ وَالصَّفْحِ عَنْهُمْ مَعَ نُصْحِهِمْ وَإِرْشَادِهِمْ بِالرَّفْقِ وَاللِّينِ، وَإِنْ تَكَرَّرَ مِنْهُمْ ذَلِكَ أَحْيَانًا!

فَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ: ((اعْفُوا عَنْهُ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))<sup>(۳)</sup>

فَالسَّعَادَةُ الْحَقِيقِيَّةُ لَيْسَتْ فِي حُبِّ الْإِنْتِقَامِ لِلنَّفْسِ! وَلَا فِي

(۱) الشرح على صحيح مسلم (۱۳۰/۱).

(۲) التيسير بشرح الجامع الصغير (۱۷۵/۱).

(۳) رواه أبو داود (۵۱۶۴)، وصححه الشيخ الألباني رحمه الله.

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں غلام کے ساتھ نرمی سے پیش آنے پر ابھارا گیا ہے۔ اس میں نصیحت اور تنبیہ ہے کہ درگزر سے کام لیا جائے اور غصہ کو پی لیا جائے۔

مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس غلام پر تمہارے اختیار سے زیادہ اللہ تم پر قدرت رکھتا ہے) یعنی تمہارے اس کو مارنے کی قدرت سے زیادہ اللہ تمہیں سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے لیکن اللہ جب غضب ناک ہوتا ہے تو وہ بردباری دکھاتا ہے اور جب تمہیں غصہ دلایا جاتا ہے تو تم بردباری سے پیش نہیں آتے۔

اور جب کسی مزدور یا کسی خادم سے کوئی غلطی یا زیادتی ہو جائے! تو ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے عفو و درگزر سے کام لیں اور اس کے ساتھ ساتھ نرمی اور شفقت سے ان کی خیر خواہی اور راہ نمائی بھی کریں اگرچہ یہ چیزیں ان سے بار بار سرزد ہوں!

پس سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنی مرتبہ معاف کریں؟ ”تو آپ ﷺ خاموش رہے۔“ اس نے پھر سوال کیا ”تو آپ ﷺ خاموش رہے“ پھر جب تیسری بار پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر روز ستر مرتبہ درگزر کرو۔“

پس انسان کے لیے حقیقی خوش نصیبی انتقام لینے میں نہیں! اور نہ کمزوروں پر ظلم ڈھانے میں

التَّعَدِّي عَلَى الضُّعْفَاءِ، وَإِنَّمَا هِيَ فِي تَقْدِيمِ الْعُفْوِ وَالصَّفْحِ! عَلَى الْعَجَلَةِ وَالْبَعْضَاءِ.

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ الْقَيْمِ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَفِي الصَّفْحِ وَالْعُفْوِ وَالْحِلْمِ: مِنَ الْحَلَاوَةِ وَالطُّمَأْنِينَةِ وَالسَّكِينَةِ وَشَرَفِ النَّفْسِ وَعِزِّهَا وَرَفْعَتِهَا عَنْ تَشْفِيهَا بِالْإِنْتِقَامِ: مَا لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهُ فِي الْمُقَابَلَةِ وَالْإِنْتِقَامِ)) (۱).

فَالرِّفْقَ الرَّفْقَ- أَيُّهَا الْمُسْلِمُ- بِمَنْ وَلَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمْ، خَاصَّةً الضُّعْفَاءِ وَالْمَسَاكِينِ! وَإِيَّاكَ مِنْ تَغْلِيْبِ الْعُنْفِ وَالشَّدَةِ وَالتَّسَلُّطِ عَلَى الْآخَرِينَ، وَتَذَكُّرُ دَائِمًا أَنَّ الْجَزَاءَ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ.

فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقُّ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا فَفَرَّقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ)) (۲).

(۱) مدارج السالكين (۳۱۹/۲).

(۲) رواه مسلم (۱۸۲۸).

ہے بلکہ حقیقی خوشی جلد بازی اور نفرت کی بجائے عفو و درگزر شروع کر لینے میں ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ان میں) مٹھاس، حلاوت، دل کا اطمینان و سکون، انسان کی عزت اور اس کی سر بلندی ہے۔ بہ نسبت انتقام کے ذریعہ علاج کرنے سے۔ ان میں سے کوئی بھی چیز مقابلہ کرنے اور انتقام لینے میں نہیں۔

تو نرمی لازم پکڑو! نرمی لازم پکڑو! اے مسلمان! ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ جل و علانی تمہیں ذمہ دار بنایا ہے، خاص طور پر کمزوروں اور مساکین پر! اور دوسروں پر تشدد، سختی اور آمریت کو ترجیح دینے سے بچو! اور ہمیشہ یاد رکھو کہ بدلہ عمل کی جنس سے ہی ملتا ہے۔

پس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اے اللہ جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو اس پر سختی فرما! اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو اس کے ساتھ نرمی فرما!“۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”یہ لوگوں پر مشقت ڈالنے پر انتہا درجہ کی ڈانٹ ہے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنے پر سب سے بڑی ترغیب دلانا ہے۔ اس مضمون میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((هَذَا مِنْ أَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ  
الْمُشَقَّةِ عَلَى النَّاسِ، وَأَعْظَمِ الْحَثِّ عَلَى الرَّفْقِ بِهِمْ، وَقَدْ تَظَاهَرَتْ  
الْأَحَادِيثُ بِهَذَا الْمَعْنَى)) (٢) .

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(١) الشرح على صحيح مسلم (٢١٣/١٢) .

## الرَّفْقُ وَاللِّينُ بِالْبَهَائِمِ

إِنَّ مِنْ كَمَالِ دِينِنَا الْحَنِيفِ وَسَمَاحَةِ شَرِيعَتِنَا الْكَامِلَةِ أَنَّهَا أَمَرَتُنَا  
بِالْإِحْسَانِ وَالرَّحْمَةِ وَالرَّفْقِ حَتَّى بِالْبَهَائِمِ .

فَالرَّحْمَةُ بِالْحَيَوَانِ وَالرَّفْقُ بِهِ- أَيُّهَا الْأَجَبَةُ وَالْإِخْوَانُ- مِنْ  
الْإِحْسَانِ الَّذِي يُدْخِلُ صَاحِبَهُ الْجَنَانَ- بِإِذْنِ الْمَنَانِ .

فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا  
رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا  
فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ<sup>(١)</sup>، يَأْكُلُ الثَّرَى<sup>(٢)</sup> مِنْ  
الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ  
الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ  
حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))، قَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ: وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟! فَقَالَ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ  
رَطْبَةٌ أَجْرٌ))<sup>(٣)</sup> .

(١) اللهث: صوت النفس من شدة الإعياء- كشف المشكل من حديث الصحيحين لابن الجوزي (٤٥٩/٣).

(٢) أي: تراب الأرض- كشف المشكل (٤٥٩/٣).

(٣) رواه البخاري (٢٢٣٤) ومسلم (٢٢٤٤) واللفظ له.

## جانوروں پر شفقت و نرمی کرنا

بے شک ہمارے دین حنیف اور شریعتِ کاملہ کی فراخی میں سے ہے کہ اس نے ہمیں  
حسنِ سلوک، مہربانی اور نرمی کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی۔

جانوروں کے ساتھ مہربانی اور نرمی کرنا، اے دوستو اور بھائیو! یہ اس حسنِ سلوک میں سے  
ہے جو اپنے کرنے والے کو المنان کے حکم سے جنتوں میں داخل کر دے گا۔

پس سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بار  
ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو شدید پیاس لگی، اسے کنواں ملا، وہ اس میں اتر اور  
پانی پیاجب وہ باہر نکلا تو اس کے سامنے ایک کتا پیاس کی وجہ سے زور زور سے ہانپ رہا تھا  
اور کچھڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا: اس کتے کو بھی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی چنانچہ وہ  
کنویں میں اتر اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ  
آیا اس نے کتے کو پانی پلایا تو اللہ نے اس کی قدر دانی کی اور اس کو بخش دیا“۔ لوگوں نے  
کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہمارے لیے ان جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپ ﷺ  
نے فرمایا: ”ہر تر جگر والی چیز میں اجر ہے“۔

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ) مَعْنَاهُ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى كُلِّ حَيَوَانٍ حَيٍّ بِسُقْيِهِ وَنَحْوِهِ أَجْرٌ، وَسَمِيَ الْحَيَّ ذَا كَبِدٍ رَطْبَةٍ لِأَنَّ الْمَيِّتَ يَجِفُّ جِسْمُهُ وَكَبِدُهُ، فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ الْحَثُّ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَى الْحَيَوَانِ الْمُحْتَرَمِ، وَهُوَ مَا لَا يُؤْمَرُ بِقَتْلِهِ، فَأَمَّا الْمَأْمُورُ بِقَتْلِهِ فَيُمْتَلُ أَمْرُ الشَّرْعِ فِي قَتْلِهِ، وَالْمَأْمُورُ بِقَتْلِهِ كَالْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَالْمُرْتَدِّ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَوَاسِقِ الْخَمْسِ الْمَذْكُورَاتِ فِي الْحَدِيثِ وَمَا فِي مَعْنَاهُنَّ، وَأَمَّا الْمُحْتَرَمُ فَيَحْضُلُ الثَّوَابُ بِسُقْيِهِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ أَيْضًا بِإِطْعَامِهِ وَغَيْرِهِ، سِوَاءَ كَانَ مَمْلُوكًا أَوْ مَبَاحًا، وَسِوَاءَ كَانَ مَمْلُوكًا لَهُ أَوْ لغيرِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ)) (۱).

كَمَا أَنَّ الْقَسْوَةَ عَلَى الْحَيَوَانِ - أَيُّهَا الْفَاضِلُ - مِنَ الْعِصْيَانِ الَّذِي قَدْ يُدْخِلُ النَّيْرَانَ إِذَا شَاءَ الرَّحْمَنُ، فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (( دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ (۲) الْأَرْضِ، حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا )) (۳).

(۱) الشرح على صحيح مسلم (۲۴۱/۱۴).

(۲) أي: دوابها وحشراتنا وهو ماها. كشف المشكل (۵۳۳/۲) (۳) رواه البخاري (۳۱۴۰) ومسلم (۲۶۱۹) واللفظ له.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کا یہ جو قول ہے (ہر تر جگر والی چیز میں اجر ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ ہر زندہ جاندار چیز کے ساتھ حسن سلوک کرنا اس کو پانی پلا کر یا اس طرح کے اور طریقوں سے، اس میں اجر ہے اور ہر زندہ کو تر جگر والے کا نام اس لیے دیا ہے کیونکہ مردے کا جسم اور جگر خشک ہو جاتے ہیں۔ تو اس حدیث میں ہر قابل احترام جانور پر احسان کرنے پر ابھارا گیا ہے اور قابل احترام جانور وہ ہیں جن کو مارنے کا حکم نہیں دیا گیا، اور جن کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے تو شریعت کے حکم کی تعمیل ان کو مارنے سے ہوتی ہے۔ جن کے قتل کرنے کا حکم ہے وہ حربی کافر، مرتد، کاٹھے والا کتا اور وہ پانچ ناسق جانور جو حدیث میں بیان کیے گئے ہیں اور جو جانور ان کے زمرے میں ہوں۔ رہے وہ جو قابل احترام جانور ہیں جن کو پانی پلانے، کھانا کھلانے اور احسان کرنے پر ثواب ملتا ہے خواہ وہ انسان کی ملکیت میں (خریدا ہوا) ہو یا (جس کو گھر میں رکھنا) مباح ہو برابر ہے۔ خواہ وہ اس کی اپنی ملکیت میں ہو یا کسی اور کی ملکیت میں، واللہ اعلم۔

جیسا کہ جانور کے ساتھ بے دردی سے سختی کرنا اے معزز بھائیو! یہ ان نافرمانیوں میں سے ہے جو انسان کو آگ میں لے جائیں گیں جب الرحمن چاہے گا۔ پس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت بلی کے معاملے میں جہنم میں ڈال دی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا۔ نہ اس نے اس کو کھلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ زمین کے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی حتیٰ کہ وہ لاغر ہو کر مر گئی“۔



يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَفِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ لِتَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ، وَتَحْرِيمِ حَبْسِهَا بِغَيْرِ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ، وَأَمَّا دُخُولُهَا النَّارَ بِسَبَبِهَا، فَظَاهِرُ الْحَدِيثِ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْلِمَةً، وَإِنَّمَا دَخَلَتِ النَّارَ بِسَبَبِ الْهَرَّةِ، وَذَكَرَ الْقَاضِي<sup>(۱)</sup> أَنَّهُ يَجُوزُ أَنَّهَا كَافِرَةٌ عَذِبَتْ بِكُفْرِهَا وَزِيدَ فِي عَذَابِهَا بِسَبَبِ الْهَرَّةِ وَاسْتَحَقَّتْ ذَلِكَ لِكُونِهَا لَيْسَتْ مُؤْمِنَةً تُغْفَرُ صَغَائِرُهَا بِاجْتِنَابِ الْكِبَائِرِ، هَذَا كَلَامُ الْقَاضِي، وَالصَّوَابُ مَا قَدَّمْنَاهُ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْلِمَةً، وَأَنَّهَا دَخَلَتِ النَّارَ بِسَبَبِهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ، وَهَذِهِ الْمَعْصِيَةُ لَيْسَتْ صَغِيرَةً، بَلْ صَارَتْ بِإِصْرَارِهَا كَبِيرَةً، وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهَا تَخْلُدُ فِي النَّارِ، وَفِيهِ وَجُوبُ نَفَقَةِ الْحَيَّوَانِ عَلَى مَالِكِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ)) (۲)

فَالرِّفْقُ بِالْحَيَّوَانِ فِي شَرِيْعَتِنَا. أَيُّهَا الْأَجِبَةُ الْكِرَامُ! لَهُ صُورٌ، مِنْهَا تَوْفِيرُ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ لَهُ، وَكَذَلِكَ الْمَاوَى الَّذِي يَقِيهِ مِمَّا يَضُرُّهُ إِذَا كَانَ هَذَا الْحَيَّوَانُ مِمَّنْ يُشْرَعُ لِنَاتَرِيَّتِهِ وَهُوَ تَحْتَ

(۱) أي الإمام القاضي عياض بن موسى الأندلسي المالكي رَحِمَهُ اللَّهُ (ت ۵۴۴هـ).

(۲) الشرح على صحيح مسلم (۲۴۰/۱۳).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ بلی کو قتل کرنا حرام ہے اور اس کو بغیر کھلائے اور پلائے باندھ کر رکھنے کی بھی حرمت ہے۔ جہاں تک بلی کے سبب اس عورت کا جہنم میں داخل ہونے کا سوال ہے تو اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور وہ صرف بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ قاضی کہتے ہیں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کافرہ ہو اور اپنے کفر کی وجہ سے بھی عذاب دی گئی اور بلی کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کر دیا گیا اور وہ اس لیے اس کی حق دار ٹھہری کہ وہ مومن نہیں تھی جس کے کبیرہ گناہوں سے بچنے کی وجہ سے صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا۔ یہ تو قاضی کا کلام ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے کہ وہ مسلمان تھی اور جہنم میں بلی کے سبب گئی جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے، یہ نافرمانی چھوٹی نہیں ہے بلکہ عورت کے اصرار کرتے رہنے پر یہ کبیرہ گناہ بن گیا، حدیث میں یہ نہیں آیا کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مالک پر اس کے جانور کا خرچ فرض ہے، واللہ اعلم۔

اے معزز دوستو! ہماری شریعت میں جانور کے ساتھ نرمی کرنے کی کئی صورتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ اسے کھانا اور پینا مہیا کرنا اور اسی طرح ایسا ٹھکانا مہیا کرنا جو اس کو ضرر رساں چیزوں سے بچائے۔ ایسا جانور جس کی تربیت ہمارے لیے مشروع ہو اور وہ ہماری ملکیت میں ہو

أَيْدِينَا، وَكَذَلِكَ عَدَمُ إِجْهَادِهِ وَتَحْمِيلُهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، وَعَعْلَاجُهُ إِنْ  
أَصَابَهُ مَرَضٌ، وَالْإِحْسَانُ إِلَيْهِ عِنْدَ ذُبْحِهِ إِذَا كَانَ مِمَّا يُؤْكَلُ  
لَحْمُهُ.

فَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا  
الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ  
فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)) (۱).

يَقُولُ الْإِمَامُ أَبُو دَقِيقٍ الْعَيْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنَ  
الْأَحَادِيثِ الْجَامِعَةِ لِقَوَاعِدٍ كَثِيرَةٍ، وَمَعْنَى إِحْسَانِ الْقَتْلِ أَنْ  
يَجْتَهَدَ فِي ذَلِكَ وَلَا يَقْصِدُ التَّعْذِيبَ، وَالْإِحْسَانُ الذَّبْحُ فِي الْبَهَائِمِ  
أَنْ يَرَفَّقَ بِالْبَهِيمَةِ، وَلَا يَصْرَعُهَا بَغْتَةً وَلَا يَجْرُهَا مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى  
مَوْضِعٍ وَأَنْ يُوجِّهَهَا إِلَى الْقِبْلَةِ وَيُسَمِّيَ وَيُحَمِّدَ وَيَقْطَعَ الْحُلُقُومَ  
وَالْوُدْجِينَ (۲)، وَيَتْرُكَهَا إِلَى أَنْ تَبْرُدَ، وَالْإِعْتِرَافُ لِلَّهِ تَعَالَى بِالْمِنَّةِ  
وَالشُّكْرِ عَلَى نِعْمِهِ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ سَخَّرَ لَنَا مَا لَوْ شَاءَ لَسَلَطَهُ عَلَيْنَا

(۱) رواه مسلم (۱۹۵۵).

(۲) البودجان: عرقان عظيمان عن يمين نغرة النحر ويسارها. تاج العروس للزبيدي (۲۵۶/۶).

اسے تھکایا نہ جائے اور اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لاداجائے، اگر وہ بیمار ہو جائے  
تو اس کا علاج کیا جائے اور اگر وہ ایسے جانوروں میں سے ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہو تو  
ذبح کرتے وقت اس کے ساتھ احسان کیا جائے۔

پس سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے اس لیے جب تم  
(قصاص یا حد میں کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے  
سے ذبح کرو! اور چاہیے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی (چھری کی) دھار کو تیز کر لے اور اپنے  
ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث ان جامع احادیث میں سے ہے جس میں  
بہت سے قواعد ہیں اور قتل میں احسان کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس میں پوری کوشش کرے اور  
اس پر تشدد کرنے کا ارادہ نہ کرے اور جانوروں کو ذبح کرتے وقت احسان یہ ہے کہ انسان  
جانور کے ساتھ نرمی کرے، اس کو اچانک نہ گرائے، اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ گھسیٹ کر  
نہ لے جائے، اس کا منہ قبلہ کی طرف کرے، بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھے، حلق اور دوا بھری  
ہوئی رگوں کو کاٹے اور اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان  
کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی نعمتوں کا شکر بجالائے، بے شک اللہ سبحانہ نے ہمارے  
لیے ایسی چیزیں مسخر کر دیں کہ اگر وہ چاہتا تو انہیں ہم پر مسلط کر دیتا، اس نے ہمارے لیے

وَأَبَاحَ لَنَا مَا لَوْ شَاءَ لَحَرَّمَهُ عَلَيْنَا)) (۱)۔

أَمَّا الْحَيَوَانَاتُ الْأُخْرَى السَّائِبَةُ الَّتِي لَيْسَتْ تَحْتَ أَيْدِينَا،  
أَوِ الَّتِي لَا يُشْرَعُ لَنَا تَرْبِيَّتُهَا وَلَمْ نُؤَمِّرْ بِقَتْلِهَا، فَعَلَيْنَا كَذَلِكَ أَنْ  
نَرْفُقَ بِهَا مَا أَمَكْنَ، وَنُعِينَهَا مَا اسْتَطَعْنَا، وَنَحْذَرُ مِنْ أَدِيَّتِهَا، أَوْ  
الْحَاقِ الضَّرَرِ بِهَا أَوْ بِدُرِّيَّتِهَا، أَوْ مِنْ اتِّخَاذِهَا لَهَوًا نَتَسَلَّى بِهِ!  
فَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
«لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا» (۲)۔

يَقُولُ الْقَاضِي عِيَاضُ رَحِمَهُ اللَّهُ: «(غَرَضًا) أَي: أَنْ يُنْصَبَ مَا  
فِيهِ رُوحٌ لِلرَّمْيِ بِالسَّهَامِ» (۳)۔

(۱) شرح الأربعين النووية لابن دقيق العيد (ص ۱۸)۔

(۲) رواه مسلم (۱۹۵۷)۔

(۳) مشارق الانوار (۳۰۳/۱)۔

جہاں تک دیگر جانوروں کا تعلق ہے جو کہ چرنے چگنے والے ہیں جو ہمارے قبضہ میں نہیں یا  
جن کی تربیت ہمارے لیے جائز نہیں کی گئی اور نہ ہی ہمیں ان کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم  
پر لازم ہے کہ جتنا ہو سکے ان کے ساتھ بھی نرمی کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی  
مدد کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان کو اذیت دینے، انہیں یا ان کی اولاد کو نقصان دینے یا انہیں  
اپنا کھیل بنانے سے بچیں جس سے ہم اپنا دل بہلائیں!

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی ذی روح  
کو (نشانہ بازی کے لیے) ہدف مت بناؤ“۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: (غرض) کا مطلب ہے کسی ذی روح کو تیر پھینکنے کے لیے  
نصب کر دیا جائے۔

يَقُولُ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((لِأَنَّهُ تَعْدِيْبٌ لِلْحَيَوَانِ،  
وَإِتْلَافٌ لِنَفْسِهِ، وَتَضْيِيعٌ لِمَالِيَّتِهِ وَتَفْوِيْتُ لِدَكَاتِهِ إِنْ كَانَ مُدَّكِي،  
وَلِمَنْفَعَتِهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُدَّكِي)) (۱)

فَعَلَيْنَا- أَيُّهَا الْأَحِبَّةُ الْكِرَامُ- أَنْ تَتَّبِعَ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ الَّذِي حَنَّنَا  
عَلَى الرَّفْقِ بِالْحَيَوَانِ، وَمَدَّيْدِ الْعَوْنِ لَهُ مَا اسْتَطَعْنَا إِلَى ذَلِكَ  
سَبِيلًا طَلَبًا لِلْأَجْرِ مِنَ الْعَزِيزِ الْعَلَّامِ، وَلِسْنَا- وَلِلَّهِ الْحَمْدُ- فِي  
حَاجَةٍ لَا إِلَى جَمْعِيَّاتٍ غَرَبِيَّةٍ! وَلَا إِلَى مُنْظَمَاتٍ دَوْلِيَّةٍ! تُذَكِّرُنَا  
بِمَا يَجِبُ عَلَيْنَا تَجَاهَ الْبَهَائِمِ! فِدَيْنُنَا الْحَنِيفُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَدْ أَمَرْنَا  
بِذَلِكَ وَحَنَّنَا عَلَيْهِ، وَبَيَّنَّ لَنَا صُورَ الرَّفْقِ بِهَا، فَالْخَيْرُ كُلُّ الْخَيْرِ فِي  
التَّمَسُّكِ بِهِ، وَالْعَمَلِ بِمَا جَاءَ فِيهِ.

(۱) الشرح على صحيح مسلم (۱۰۸/۱۳).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کیونکہ یہ جانور پر تشدد کرنا، اس کو ہلاک کرنا اور اس کی مالیت  
(قیمت) کو ضائع کرنا ہے (یہ تو) اس کے ذبح کو بھی برباد کرنا ہے اگر وہ ذبح کیے جانے  
والے جانوروں میں سے ہے اور اگر وہ ذبح ہونے والے جانور میں سے نہ ہو تو اس کے  
فائدے کو ضائع کرنا ہے۔

ہم پر لازم ہے اے معزز دوستو! کہ ہم اسلام کی تعلیمات کی پیروی کریں جو ہمیں جانوروں  
کے ساتھ نرمی کرنے پر ابھارتا ہے اور ان کی مدد کا اتنا ہاتھ بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے  
جتنا ہم اس راستے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ نہایت غالب اور خوب جاننے والے اللہ  
سے اجر طلب کرتے ہوئے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے کہ ہمیں نہ تو مغربی تنظیموں  
کی ضرورت ہے نہ ہی بین الاقوامی تنظیموں کی ضرورت ہے جو ہمیں یاد دہانی کرائیں کہ  
جانوروں کے بارے میں ہماری کیا ذمہ داری ہے۔ ہمارا دین حنیف ہے اور اللہ ہی کے لیے  
سب تعریف ہے کہ اس نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے اور اس بات کی ترغیب دی ہے اور  
ہمارے لیے ان کے ساتھ نرمی کی صورتیں واضح کی ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی اسی بات میں ہے  
کہ ہم اسے مضبوطی سے تھام لیں اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کریں۔

## خَاتَمَةٌ

بَعْدَ أَنْ وَقَفْنَا- أَيُّهَا الْأَحْبَابُ- فِي هَذَا الْكُتَيْبِ عَلَى أَهْمِيَّةِ خُلُقِ الرَّفِيقِ، وَتَطَرَّفْنَا إِلَى أَهَمِّ الْمَوَاطِنِ الَّتِي يَنْبَغِي عَلَيْنَا أَنْ نَتَحَلَّى فِيهَا بِهَذَا الْخُلُقِ الْكَرِيمِ، فَعَلَيْنَا أَنْ نَسْعَى فِي تَحْقِيقِهِ وَذَلِكَ بِسُؤَالِ الْعُونَ وَالسَّدَادِ أَوَّلًا مِنَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ، ثُمَّ بَدَلِ مَا يُعِينُنَا عَلَى ذَلِكَ مِنْ أَسْبَابٍ.

وَلَنُجْتَهِدَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ عَلَى تَقْدِيمِ الرَّفِيقِ وَاللِّينِ! عَلَى الْعُنْفِ وَالشَّدَّةِ! عِنْدَ مُعَامَلَتِنَا لِلْآخَرِينَ، لِأَنَّ ذَلِكَ يُرِضِي رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَيُؤَدِّي إِلَى الْفَوْزِ فِي الدَّارَيْنِ بِإِذْنِ أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ.

يَقُولُ الْإِمَامُ ابْنُ الْقَيْمِ رَحِمَهُ اللَّهُ: ((مَنْ رَفَقَ بِعِبَادِهِ رَفَقَ بِهِ، وَمَنْ رَحِمَ خَلْقَهُ رَحِمَهُ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ أَحْسَنَ إِلَيْهِ، وَمَنْ جَادَ عَلَيْهِمْ جَادَ عَلَيْهِ، وَمَنْ نَفَعَهُمْ نَفَعَهُ، وَمَنْ سَتَرَهُمْ سَتَرَهُ، وَمَنْ صَفَحَ عَنْهُمْ صَفَحَ عَنْهُ، وَمَنْ تَتَبَعَ عَوْرَتَهُمْ تَتَبَعَ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ هَتَكَهُمْ هَتَكَهُ وَفَضَحَهُ، وَمَنْ مَنَعَهُمْ خَيْرَهُ مَنَعَهُ خَيْرَهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ، وَمَنْ مَكَرَ مَكَرَ بِهِ، وَمَنْ خَادَعَ خَادَعَهُ،

## خَاتَمَةٌ

اے دوستو! اس کے بعد کہ ہم اس کتابچے میں نرمی کی اہمیت سے آگاہی حاصل کر چکے ہیں اور ہم ان اہم مقامات سے بھی گزرے ہیں جن میں ہمیں اس اچھے اخلاق سے آراستہ ہونا چاہیے۔ اب ہم پر لازم ہے کہ ہم اس اخلاق کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے ہم نہایت غالب اور بہت زیادہ عطا کرنے والے سے مدد کا اور سیدھے راستے پر چلانے کا سوال کریں پھر ہم وہ اسباب اختیار کرنے کی پوری کوشش کریں جو اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

اور ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے ہر وقت نرمی اور شفقت کو سختی اور شدت پر مقدم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ چیز رب العالمین کو راضی کرتی ہے اور یہ ارحم الرحیمین کے اذن سے دونوں جہانوں میں کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: جو اس کے بندوں پر نرمی کرتا ہے وہ اس پر نرمی کرتا ہے، جو اس کی مخلوق پر رحم کرتا ہے وہ اس پر رحم کرتا ہے، جو اس کے ساتھ احسان کرتا ہے وہ اس کے ساتھ احسان سے پیش آتا ہے، جو اس پر سخاوت کرتا ہے وہ اس پر سخاوت کرتا ہے، جو اس کو فائدہ دیتا ہے وہ اسے فائدہ دیتا ہے، جو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے، جو اس سے درگزر کرتا ہے وہ اس سے درگزر کرتا ہے، جو اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتا ہے، جو اس کی پردہ دری کرتا ہے وہ اس کی پردہ دری کرتا ہے اور اسے رسوا کرتا ہے، جو لوگوں سے اپنی بھلائی کو روک لیتا ہے وہ اس سے اپنی بھلائی کو روک لیتا ہے، جو کسی پر مشقت ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈال دیتا ہے، جو کسی کے خلاف چال چلتا ہے وہ اس کے خلاف چال چلتا ہے، جو کسی کو دھوکہ دیتا ہے وہ اسے دھوکہ دیتا ہے

وَمَنْ عَامَلَ خَلْقَهُ بِصِفَةِ عَامَلِهِ اللَّهُ تَعَالَى بِتِلْكَ الصِّفَةِ بَعَيْنَهَا فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَاللَّهُ تَعَالَى لِعَبْدِهِ عَلَى حَسَبِ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ  
لِخَلْقِهِ)) (۱)

فَاللَّهُ أَسْأَلَ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى وَصِفَاتِهِ الْعُلْيَا أَنْ يُوفِّقَنَا وَإِيَّاكُمْ  
لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ، وَمَنْ ذَاكَ التَّحَلِّي بِصِفَةِ الرَّفِيقِ، وَأَنْ  
يَجْعَلَنَا جَمِيعًا مِّنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالشُّرُورِ، وَأَنْ يُجَنِّبَنَا الْفِتْنَ، وَيُبْعِدَنَا  
عَنْ كُلِّ الشُّرُورِ فَهُوَ سُبْحَانَهُ وَلِيٌّ ذَاكَ وَالْعَزِيزُ الْغَفُورُ.

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

كُتِبَهُ:

ابو عبد الله حمزة النابلي

(الخريطات/قطر)

(۱) الوابل الصيب (ص ۴۹) .



جو اس کی مخلوق کے ساتھ کسی بھی کیفیت کے ساتھ معاملہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں  
اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے ویسا ہی ہوتا ہے  
جیسا اس کا بندہ اس کی مخلوق کے لیے ہوتا ہے۔

تو میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اچھے ناموں اور عالی صفات کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ وہ  
ہمیں اور آپ کو ہر اس چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس سے وہ راضی ہوتا  
ہے، اس میں سے ایک نرمی کی صفت سے آراستہ ہونا ہے۔ یہ کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو ان  
لوگوں میں سے بنا دے جو بھلائی اور خوشی والے ہیں اور یہ کہ وہ ہمیں فتنوں سے بچالے، اور  
ہمیں ہر شر سے دور رکھے پس وہ سبحانہ اس کا سر پرست ہے اور بہت غالب ہے اور بہت  
بخشنے والا ہے۔

اور اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام بھیج

اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر بھی۔



نرمی سے متعلق دعائیں  
والدین کے لیے دعائیں

والدین پر رحمت کی دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ (الاسراء: 24)

والدین کی مغفرت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم

ہوگا۔ (ابراہیم: 41)

ازواج کے لیے دعائیں

آنکھوں کی ٹھنڈک بننے والے زوج کی دعا کرنا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے ازواج اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور

ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ (الفرقان: 74)

بیوی کی خیر کا سوال کرنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ.

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی پیدائشی عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی عادتوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ 1918)

ایسے ساتھی سے پناہ جو قبل از وقت بوڑھا کرے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيَّبُنِي

قَبْلَ الْمَشَيْبِ وَمِنْ وَلَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ رَبًّا وَمِنْ مَالٍ يَكُونُ

عَلَيَّ عَذَابًا وَمِنْ خَلِيلٍ مَأْكُرٍ عَيْنُهُ تَرَانِي وَقَلْبُهُ يَرَعَانِي

إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِذَا رَأَى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا.

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں برے پڑوسی سے اور ایسے زوج سے جو مجھے بڑھاپے

سے پہلے بوڑھا کر دے اور ایسی اولاد سے جو میرا آقا بن بیٹھے اور ایسے مال سے جو میرے لیے

باعث عذاب بن جائے اور ایسے چال باز دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہوں اور اس

کا دل میری نگرانی کرتا ہو اگر وہ کوئی نیکی دیکھے تو اس کو دبا دے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس کو نشر

کر دے۔ (سلسلة الصحیحة: 3137)

اولاد کے لیے دعائیں

نیک اور پاکیزہ اولاد کے حصول کی دعا

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

اے میرے رب! مجھے صالح اولاد عطا فرما۔ (الصَّفَّت: 100)

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ

الدُّعَاءِ ۝ (ال عمران: 38)

اے میرے رب! مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔

اولاد کی اصلاح کے لیے دعا

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ  
وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي  
ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور یہ بھی کہ میں ایسے اچھے عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری خاطر میری اولاد کی اصلاح کر، بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرماں برداروں میں سے

ہوں۔ (الاحقاف: 15)

اولاد کی حفاظت کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ  
كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر

نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔ (صحیح البخاری: 3371)

خادموں اور عمال کے لیے دعائیں

ان کے مال اور اولاد میں برکت کی دعا کرنا

اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ.

اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما۔ (صحیح البخاری: 1982)

اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.

اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے، اس میں اسے برکت عطا فرما۔ (صحیح البخاری: 6334)

خدمت کرنے پر دعا دینا

اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ.

اے اللہ! اسے خوب صورتی عطا فرما۔

اخلاق کی بہتری کی دعائیں

کینے سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ

فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

اے ہمارے رب! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے۔ اے

ہمارے رب! بے شک تو بڑا شفقت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔ (الحشر: 10)



اچھی سیرت کی دعا

اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي.

اے اللہ! تو نے میری صورت بہت اچھی بنائی ہے، پس میری سیرت بھی بہت اچھی کر دے۔

(مسند احمد، ج: 2439240)

اچھے اخلاق کی دعا مانگنا

اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِ إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے دور فرما تیرے سوا کوئی مجھ سے برے اخلاق دور نہیں کر سکتا۔

(صحیح مسلم: 1812)

بري اخلاقی صفات سے اللہ کی پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمُنْكَرَاتِ الْإِحْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ.

اے اللہ! بے شک میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(سنن الترمذی: 3591)

دوسروں پر ظلم کرنے سے بچنے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ

مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.

اے اللہ! بے شک میں فقر و فاقہ، قلت اور ذلت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ (سنن ابی داؤد: 1544)

اپنی زبان کے شر سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي.

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنے مادہ منویہ کے شر سے۔ (سنن ابی داؤد: 1551)

اپنے نفس کے شر سے دوسروں کو بچانے کی دعا

اللَّهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي وَأَعِزِّمْ لِي عَلَى أَرْشِدِ أَمْرِي.

اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچا، اور اس کام پر میری مدد فرما جو زیادہ بھلائی والا ہو۔

(مسند احمد، ج: 1999233)

آپس میں محبت پیدا کرنے کی دعا

اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَرْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ

## الهدیٰ ایک نظر میں

### شعبہ خدمتِ خلق

الهدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن معاشرے سے جہالت اور افلاس دور کرنے کے لئے ہر طرح کے تعضبات سے بالاتر ہو کر قرآن و سنت کی روشنی میں دینی تعلیم کے فروغ اور فلاحی کاموں میں 1994 سے سرگرم عمل ہے۔ فاؤنڈیشن کے شعبہ خدمتِ خلق کے تحت ملک کے پسماندہ، ضرورت مند اور پریشان حال لوگوں کی معاشی، معاشرتی، نفسیاتی اور روحانی ضروریات درج ذیل پروگراموں کے ذریعے پوری کی جارہی ہیں:

#### • امداد برائے مستحقین

تعلیمی و وظائف سکول، کالج اور یونیورسٹی کے ذہین اور مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ امداد برائے روزگار معاشرے کے سفید پوش اور ضرورت مند افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے باعزت روزگار فراہم کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔

ماہانہ مالی امداد بیواؤں، یتیموں اور مستحق خاندانوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ماہانہ مالی مدد کی جاتی ہے۔

راش کی فراہمی و دسترخوان مساکین کے لئے راش کی فراہمی اور کھانا کھلانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

طبی امداد مستحق مریضوں کے علاج و معالجے کے لئے مالی مدد کی جاتی ہے۔

امداد برائے شادی مستحق لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کے موقع پر بنیادی ضرورت کی اشیاء اور نقد رقم دی جاتی ہے۔

• تعلیمی پروگرام: پسماندہ علاقوں تک علم کی روشنی پھیلانے کے لئے مختلف تعلیمی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ ناخواندہ خواتین اور لڑکیوں کو بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پڑھنا لکھنا اور روزمرہ کا حساب کتاب کرنا بھی سکھایا جاتا ہے۔

• رہنمائی و مشاورت: پریشان حال اور دکھی خواتین کے ذاتی، اخلاقی، نفسیاتی اور معاشرتی مسائل و مشکلات کو حل کرنے کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی اور باقاعدہ کاؤنسلنگ کی جاتی ہے۔

• غسل میت و تکفین: فوتگی کے موقع پر خاتون میت کو مسنون طریقے سے غسل دینے اور کفن پہنانے میں اہل خانہ کی مدد کی جاتی ہے، ضرورت مند افراد کو کفن مفت فراہم کیا جاتا ہے، علاوہ ازیں تمام طالبات اور دیگر خواتین کو غسل میت اور کفن پہنانے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

• مہرج پیورو: لڑکے اور لڑکیوں کے لیے مناسب رشتے تلاش کرنے میں والدین کی مدد کی جاتی ہے۔

• صحت عامہ: ہسپتال میں مریضوں کو مختلف سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ دکھی اور مایوس مریضوں کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی جاتی ہے۔ صحت عامہ سے آگاہی کے لئے مختلف تربیتی پروگرام رکھے جاتے ہیں۔ مختلف مقامات پر مفت ڈسپینسری اور میڈیکل کیمپس لگائے جاتے ہیں۔

• ہنگامی امداد و آباد کاری: سیلاب، زلزلے یا کسی بھی بڑے حادثہ کی صورت میں متاثرین کی فوری مدد کے لئے بنیادی ضروریات کی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔ دوسرے مرحلے میں ان کی آباد کاری کے لئے گھروں کی مرمت اور از سر نو تعمیر کی

عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ  
لِنِعْمَتِكَ مُشِينِينَ بِهَا قَابِلِيَهَا وَآتَمَّهَا عَلَيْنَا.

اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرما دے اور ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح کر دے اور سلامتی کے راستوں کی طرف ہماری راہ نمائی فرما اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے آ۔ اور ہمیں تمام ظاہری اور چھپی بدکاریوں سے محفوظ رکھ۔ اور ہمارے لیے ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں اور ہمارے ازواج اور ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ توبہ زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا دے اور ان کی تعریف کرنے والا ان کو قبول کرنے والا بنا دے اور ان (نعمتوں) کو ہم پر کامل فرما دے۔ (سنن ابی داؤد: 969)

جس پر کوئی زیادتی کی ہو اس کے لیے دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخِذْ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تَخْلِفِنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ  
فَإِي الْمُؤْمِنِينَ آذِيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ  
صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے عہد کرتا ہوں تو ہرگز اس (وعدے) کے خلاف نہیں کرتا، میں تو صرف ایک انسان ہوں، تو جس مومن کو میں نے تکلیف دی، اسے برا کہا، اس پر لعنت کی، اسے سزا دی تو تو اسے اس کے لیے رحمت اور پاکیزگی اور ایسا قرب کا باعث بنا دے کہ وہ قیامت کے دن اس کے ذریعے تیرے قریب ہو۔ (صحیح مسلم، 6619)

جاتی ہے۔

• فراہمی آپ: مختلف علاقوں میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے بورنگ، کنوؤں کی کھدائی، الیکٹریک وائرکولر اور پنڈپ لگوائے جاتے ہیں۔

• قربانی پروجیکٹ: عبدالاحیٰ کے موقع پر قربانی کا اہتمام کیا جاتا ہے نیز صدقہ، عقیدہ اور قربانی کا گوشت دور دراز علاقوں میں مستحقین تک پہنچایا جاتا ہے۔

• رمضان راشن و افطاری: رمضان المبارک میں مستحق خاندانوں میں راشن پہنچانے اور ان کو سحری و افطاری کروانے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

• ووکیشنل سینٹر: ضرورت مند خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دے کر خود کفیل بنانے کے لئے کچی، بستوں اور دیہی علاقوں میں ووکیشنل سینٹر قائم کئے گئے ہیں۔

• بچت بازار: کم آمدنی والے افراد کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گھریلو استعمال کا سامان، برتن اور کپڑے وغیرہ کم قیمت پر الھدیٰ کی شاپ، سٹالز اور بچت بازار میں فروخت کئے جاتے ہیں۔

• مساجد کی تعمیر: پسماندہ علاقوں میں خستہ حال مسجدوں کی مرمت اور نئی مساجد کی تعمیر کی جاتی ہے۔

• شجر کاری: شجر کاری مہم میں الھدیٰ کی طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں نیز شہریوں کو شجر کاری کا شوق دلانے اور شعور بیدار کرنے کے لیے شجر کاری کے موسم میں بینرز اور پمفلٹ مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (بینرز اور پمفلٹ الھدیٰ شال پر دستیاب ہیں)۔

• تحفظ وسائل: الھدیٰ میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور بچاؤ کے بارے میں آگاہی پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عوام الناس میں اس کا شعور بیدار کرنے کے لئے تحریری مواد مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ (تحریری مواد الھدیٰ شال سے لیا جاسکتا ہے)۔

آئیے! ہم سب مل کر کار خیر میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں! عطیات، زکوٰۃ و صدقات درج ذیل اکاؤنٹ یا ویب سائٹ کے ذریعے جمع کروا سکتے ہیں: نوٹ: رقم جمع کروانے کے بعد اسکی رسید حاصل کرنے کے لئے درج ذیل ای میل پر اطلاع دیں:

donations@alhudapk.com

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں:

بنک اکاؤنٹ: الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن  
اکاؤنٹ نمبر: 0162922001 (پاکستانی روپے)

IBAN AC # PK30DUIB0000000162922001

برانچ کوڈ: 040 سو فٹ کوڈ: DUIBPKKA

دہلی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ، اسلام آباد، پاکستان

بذریعہ ویب سائٹ: <https://www.alhudapk.com/donate>

## الھدیٰ سہیلی کیشنز

پڑھیے اور پڑھائیے

اسلام آباد: 7-7-7 کے برہنہ روڈ: 114-113-112-111-110-109-108-107-106-105-104-103-102-101-100 فون:

www.alhudapk.com www.farhashashmi.com



نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	م	قیمت	آرڈر	نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	م	قیمت	آرڈر
1	قرآن مجید (لفظی ترجمہ) (سہیل پارو) (اردو)	ڈاکٹر زہرا بائی	کتاب			42	نماز استسقاء				
2	قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں (اردو) (اکمل)	الھدیٰ شہین				43	جموں کا دن				
3	قرآن مجید کی منتخب سورتیں (اردو) (اکمل)					44	مجلس میت اور سُن پیمانے کا طریقہ				
4	منتخب آیات قرآنیہ (اردو)					45	درد و سلام - اصلاحی و علمی الٹی پمفلٹ				
5	قرآن کریم اور اس کے چند مباحث (اردو)	محمد امجد علی				46	حرم الحرام				
6	حدیث رسول ﷺ					47	عید الفطر				
7	علم حدیث					48	انکساریت کیسے؟				
8	فقہ اسلامی					49	ان حالات میں کیا کریں؟				
9	عمر رمضان	ڈاکٹر زہرا بائی				50	نہروں کا کام کیوں کریں؟				
10	والدین ہادی بنت					51	ڈیجیٹل بخار				
11	ایک نکتہ (سُن ہمام کے ذریعہ) (اردو) (4 ماہ)					52	پانی چھینے				
12	قرآنی دستوں دعائیں (2 ماہ)					53	ایک مرد				
13	قال رسول اللہ ﷺ	الھدیٰ شہین				54	الھدیٰ ایک نظر میں				
14	حسن خلاق						کارڈز اپٹرز				
15	صدقہ و خیرات					55	اہم القرآن میں مدعا دہا میں	الھدیٰ شہین			کارڈ
16	رب ذی علی					56	حصول علم میں مدعا دہا میں				
17	عربی کرائز					57	حفاظت کی دعائیں				
18	بیوگی کا سفر	ام جن				58	حیثیت کی بخشش کی دعائیں				
19	میرا بیٹا میرا ماں					59	صالح اولاد کے لیے دعائیں				
20	ابو بکر صدیقؓ	یاسین ماکانی				60	برخ غم کے ازالہ کی دعائیں				
21	اسلامی حکام	زیب عزیز				61	رمضان کی دعائیں				
22	(العقیدۃ الواسطیہ	الھدیٰ شہین				62	تقویٰ کے حصول کے لیے دعائیں				
23	فتوں کے دور میں	الھدیٰ شہین	کتابچہ			63	نماز کے بعد کے سنتوں کا ذکر				
24	رُح بیات اللہ					64	ذکر الہی				
25	محمد ﷺ کے معمولات اور معاملات	ڈاکٹر زہرا بائی				65	مقبول دعائیں				
26	شعبان اعظم	الھدیٰ شہین				66	صبح و شام کے ذکر				
27	رجب اور شعبان					67	تہجد کی دعا				
28	منزل کا عین اور پمفلٹ					68	آیات شفا				
29	آخری سوگی تاجری (اردو)					69	نگینرات				
30	زاد و اد (اکمل) (اردو)					70	استغفر اللہ				
31	سوگی دعائیں					71	رشتوں کو جوڑیے				
32	ایک مرد					72	استغفر اللہ، کیوں اور کیسے؟				
33	رُح و درتنامی اور دعائیں	نگینرات				73	حرم الحرام پمفلٹ				پمفلٹ
34	تعمیر قرآن کی دعائیں	کتابچہ				74	ماہِ صفر 10 پمفلٹ				
35	حسن بصریؒ					75	امادیت رسول ﷺ پر 12 پمفلٹ				
36	پردہ کی پامفلٹ					76	ماہِ رمضان اور روزے سے متعلق احادیث 29 پمفلٹ				
37	نماز پامفلٹ کا طریقہ					77	ذوالحجہ کی فضیلت اور کرنے کے کام 22 پمفلٹ				
38	تہجد					78	دو سہ شانی پمفلٹ				
39	نماز کے لیے کیسے تیار ہوں؟					79	کھانے پینے کے آداب پمفلٹ				
40	عشر ذوالحجہ اور کرنے کے کام					80	عشرت بھوک کے وقت کی دعا				
41	عشر ذوالحجہ اور قرآنی					81	کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعا				

نمبر شمار	کارڈز / پوسٹرز	قسم	قیمت	آرڈر	نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	قسم	قیمت	آرڈر
82	ہر ماہ میں تین روزے	پوسٹرز			127	Masnun Supplications After Satah				
83	قبول دعا کا موقع				128	Prayers for Attaining Knowledge				
84	آیت الکرسی حفاظت کا ذریعہ				129	Supplications for Protection				
85	دجال کے نشتے سے پناہ مانگنا				130	Remembrance of Allah				
86	سورہ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت				131	Supplications for Righteous Children				
87	کامیاب لوگوں کے 8 روزیں اصول				132	Supplications for Ramadan				
88	حضرت اسماعیلؑ کی قرآنی				133	Supplications for the Forgiveness of the				
89	نماز جنازہ کا طریقہ				134	Supplications for sorrow & distress				
90	عبادت میں شکر قرآن کی تلاوت کی رحمت				135	Supplications at the time of severe hunger		Poster		
91	دعاے استسحاح				136	Takbeeraat				
92	تومسکی دعائیں				137	ہمارے بچے	کتاب			
93	سیدہ کی دعائیں				138	رمضان سے ڈالو				
94	بکوع کی دعائیں				139	مسلم بیروز (رہنمائے اساتذہ)				
95	تشہد و درود کے بعد کی دعائیں				140	یومی نماز (رہنمائے اساتذہ)				
96	مختلف مواقع کی دعائیں				141	رمضان سے ڈالو				
97	کیب مارک				142	مسلم بیروز		flash cards		
98	انگلش پریڈکشن (ہم کتاب و پمفلٹ)				143	بچے پتھیاں کیسے لگاریں		پمفلٹ		
99	Word for Word Translation of the Qur'an (Blue Juz')	Book			144	Ramadan Mubarak(Planner) (2 size)				
100	Selected Ayahs of the Qur'an				145	Miftah Al Quran(Quranic Recitation)				
101	Selected Ayahs & Surahs of the Qur'an				146	Miftah Al Quran(Student's Diary)				
102	Selected Surahs of the Qur'an				147	Laylat Al-Qadr activity book				
103	Al-Huda Student Guide				148	متفرقات				
104	Reading & Writing book 1				149	Al-Huda Writing pad (2 sizes)				
105	Quranic & Masnun Supplications 2 sizes				150	کئی نیک / گاڈن / سٹارف / الہدیٰ - چٹ پیڈ				
106	Wa Iyyaka Nasta'e'n and you alone we ask for help'				151	نئی مطبوعات				
107	Qaala Rasul Allah ﷺ				152	سونے جانگے کے آداب و اذکار	کتاب			
108	Sadqah o Khairaat				153	تخت نشینوں کی کتاب اللہ سبحانہ				
109	Rabbi Zidni Ilma				154	الاربعون النبویة				
110	The Month of Ramadan				155	سونے جانگے کے اذکار / نورس یا ماہنامہ / الامانہ / شکر کی دعائیں	کارڈ			
111	Prophet Muhammad ﷺ A Mercy For Children	Booklet			156	سورہ کی دعائیں درود کا بہترین نسخہ				
112	Prayers For Travelling				157	Ayat Al-Kursi - A source of protection	Card			
113	Muhammad ﷺ Habits and Dealings				158	A Precious Moment for Du'a	Card			
114	Supplications for Hajj & Umrah				159	شبِ درودِ سلسلِ آکر سے نفل				
115	Peace & Blessings Upon Prophet Muhammad ﷺ	Pamp			160	Prayers for Healing	Booklet			
116	Friday-A Blessed Day				161					
117	The Sacred Month of Muharram				162					
118	Ten Blessed Days Of Zul-Hijjah				163	دعا کیجیے	Book			
119	Ashra'h-e-Zul-Hijjah-Things To Do				164	اماریٹ پوسٹرز /	Posters			
120	The Hidden Pearls	Pamp			165	صلوۃ نام	Booklet			
121	New Year				166	ایک نسیب	Book			
122	Fasting in Ramadan				167	سونے جانگے کے اذکار				
123	True Love				168	الوسائل العفیدہ / فقہ القلوب / ام حکیمہ	Book			
124	Tayammum				169		کارڈ			
125	Supplications for Attaining Taqwa				170					
126	Astaghfirullah									

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا تو یقیناً اسے خیر میں سے حصہ ملا  
اور جو نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا تو یقیناً وہ خیر سے محروم رہا۔“

(سنن الترمذی: 2013)



AL-HUDA  
Publications (Pvt) Ltd.

ISBN 978-969-8665-96-8



04010105



AL-HUDA  
Publications (Pvt) Ltd.